يد الله على الجماعة ترمذی لا جماعة الا بامارة دارمی

بانی: محدث العصر، شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ
بانیان: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ
حافظ محمد جاوید روپڑی رحمہ اللہ

ہفت روزہ تنظیمِ اہلِ حدیث لاہور

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

نگرانِ اعلیٰ: صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی
مدیرِ اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

جلد 58 | شمارہ 15 | جمعۃ المبارک 18 تا 24 اپریل 2014ء | فون 042-37656730 | فیکس 042-37659847

غیبت کی ممانعت

ایک مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں ایسی بات کرنا جو اسے ناپسند ہو اُسے غیبت کہتے ہیں۔ غیبت کرنا، سننا حرام ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں غیبت کرنے والوں کو سختی سے منع کیا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۲﴾ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچ جاؤ تم بدگمانیوں سے، بیشک بعض گمان گناہ ہیں، ایک دوسروں کے حالات کی جاسوسی نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے کے پیچھے سے غیبت کرو، کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اسے نہ پسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت رجوع کرنے والا نہایت مہربان ہے'' یاد رہے غیبت کرنے والوں کو روکنا اور مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے اس کی عزت کا دفاع کرنا دوسرے مسلمان پر فرض ہے کیونکہ جس طرح زبان کے اعمال کی باز پرس ہوگی اسی طرح کانوں کے عمل پر بھی باز پرس ہوگی۔

www.jaamia.com weekly.tanzeem@gmail.com

درس حدیث

حافظ عبدالوحید روپڑی (سرپرست جماعت اہلحدیث)

حصول امن کے سنہری اصول بزبان رسول مقبول

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حق پر بھی ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دے اس کے لیے جنت کی ایک جانب میں محل کا ذمہ دار ہوں، جو شخص جھوٹ ترک کر دے اس کے لیے جنت کے درمیان میں ایک محل کا ذمہ دار ہوں اگرچہ مزاح ہی ہو، جو شخص اپنے اخلاق کو عمدہ بنائے اس کے لیے جنت کے اعلیٰ منازل میں محل کا ذمہ دار ہوں۔ [ابوداود کتاب الادب باب فی حسن الخلق ص 871 رقم الحدیث:4800]

اسلام ہر لحاظ سے انسانی زندگی کو پرسکون بناتا اور اسے مختلف طریقوں سے باہمی الجھاؤ پیدا کرنے سے منع کرتا ہے۔ اگر کوئی انسان باہمی الجھاؤ سے بچنے کے لیے اپنا حق ترک کر دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے جنت کے ایک کونے میں محل کی بشارت دی ہے۔ کیونکہ باہمی اختلاف سے قوموں کی بنیادیں کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں حتیٰ کہ قومیں اسی وجہ سے تباہ ہو جاتی ہیں بسا اوقات انسان باہمی نزاع اور افتراق کے سبب رحمت باری تعالیٰ سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا علم دیا گیا تو صحابہ کرامؓ کے باہمی نزاع کی وجہ سے واپس لے لیا گیا۔

جیسا کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لیلۃ القدر کی خبر دینے کے لیے تشریف لا رہے تھے، دو مسلمان آپس میں جھگڑا کرنے لگے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں لیلۃ القدر کے متعلق بتلانے آیا تھا لیکن فلاں فلاں کے جھگڑے کی بنا پر اس کا علم اٹھا لیا گیا اور مجھے امید ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہوگا۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب فضل لیلۃ القدر باب رفع معرفۃ لیلۃ القدر ج9 ص135 رقم الحدیث:2023)

یاد رہے باہمی نزاع کو بنیاد بنا کر عقیدہ اور شرعی احکام میں مداہنت اختیار نہیں کی جا سکتی کیونکہ ایسی مداہنت کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کفار آپ سے شرعی احکام میں نرمی کی توقع رکھتے ہیں وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ "کفار چاہتے ہیں آپ احکام شرعیہ میں نرمی اختیار کریں" یعنی ان کے معبودوں کی طرف مائل ہو جائیں تو وہ بھی نرم ہو جائیں گے (القلم:9) بلکہ آپ اعلان فرما دیں لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ "تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین"

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خوش طبعی بھی جھوٹ کو ترک کرنے والے کے لیے جنت کے درمیان ایک گھر کی نوید سنائی ہے لیکن لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنے کی اجازت دی گئی ہے۔ (بقیہ ص 23)

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان
ہفت روزہ تنظیم اہلِ حدیث لاہور

مدیر انتظامی
حافظ عبدالوہاب روپڑی
فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
مینجر: حافظ عبدالظاہر 0300-8001913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث	1
اداریہ	2
الاستفتاء	5
تفسیر سورۃ الانعام	7
وطن کی سلامتی	9
اسلام کا قانون صحافت	14

زرِ تعاون

فی پرچہ 10 روپے
سالانہ 500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

پوری پاکستانی قوم فوج کے ادارے کے وقار کی محافظ ہے

گذشتہ دنوں مسلح افواج پاکستان کے سربراہ راحیل شریف نے ایس، ایس، جی ہیڈ کوارٹر کا دورہ کرتے ہوئے افسران اور جوانوں سے گفتگو میں فرمایا: "فوج ہر حال میں اپنے ادارے کے وقار کا تحفظ کرے گی" انھوں نے کچھ حکومتی ارکان کی گفتگو پر اپنے افسران کے تحفظات کا ذکر بھی کیا۔ ان کی گفتگو آئی، ایس، آئی، آر کی ایک پریس ریلیز کے ذریعے ذرائع ابلاغ تک پہنچی۔ آرمی چیف کی طرف سے ایسا بیان معمول سے ہٹ کر تھا اور اپنے اندر بہت سے معانی و مطالب سموئے ہوئے تھا۔ اس لیے ہر اخبار نے اسے سرخی کے ساتھ اخبار کی زینت بنایا۔

ہر درد دل رکھنے والا پاکستانی پریشان تھا کہ ہماری افواج جو کہ ہمیں اپنے دل وجان سے عزیز ہیں کس بدبخت نے اس ادارے کے وقار کے منافی کوئی کلمہ کہہ دیا کہ آرمی چیف کو سارے آداب بالائے طاق رکھتے ہوئے ایسا بیان دینا پڑا۔ تبصروں، ٹاک شوز، کالموں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ ہر ذی شعور اس نتیجے پر پہنچا کہ پرویز مشرف جو کہ سابق آرمی چیف رہا ہے آج کل وہ ایک سیاسی جماعت کا سربراہ ہے۔ جس نے اپنے عہدے کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے دوبار آئین شکنی کی۔ عہدۂ صدارت پر متمکن ہو کر ایوب خان، ضیاء الحق کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ربڑ سٹمپ اسمبلی بھی بنائی اور پہلی آئین شکنی کی۔ اس اسمبلی سے توثیق کرا کر اس جرم کی سزا سے بچ گیا۔ لیکن 3 نومبر 2007ء کو ایمرجنسی لگائی اور آئین توڑا، اس عمل کی پارلیمنٹ نے توثیق نہ کرائی اور اب اپنے عمل کی غداری کے مقدمے میں عدالتی کاروائی کی شکل میں سزا بھگت رہا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومتی کابینہ کے دو ارکان خواجہ آصف اور خواجہ سعد رفیق نے مشرف کے بارے میں کوئی بیان دیا ہے جس پر وزیر اعظم نے آئندہ کے لیے اپنی کابینہ کے تمام ارکان کو تنبیہ جاری کر دی ہے کہ وہ اس موضوع پر بیان بازی سے گریز کریں۔ آرمی چیف کو یاد ہوگا کہ مشرف نے

بطور سربراہ مسلح افواج اور صدر پاکستان عوام میں فوج کا امیج اتنا متاثر کیا تھا کہ ایک سرکلر کے ذریعے فوجی جوانوں اور افسروں کو اپنے دفاتر اور کنٹونمنٹ سے باہر پبلک مقامات جانے کے لیے فوجی وردی کے استعمال سے روک دیا گیا تھا۔

یہ بات کتنے الیے کی تھی کہ وہ فوج جو ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ عزیز تھی۔ وہ اپنی شناخت کے ساتھ ہمارے کوچہ و بازار میں نکل نہیں سکتی تھی۔ جنرل کیانی کو بلاشبہ یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ اس نے عوام میں فوج کا وقار بحال کیا۔ بڑے بڑے فوجی افسر جو سول اداروں کے سربراہ بنا دیئے گئے تھے۔ انھیں واپس بیرکوں میں پابند کیا، فوجی جوانوں اور افسروں کو سیاستدانوں سے لاتعلق کر کے انھیں خالصتاً ایک پیشہ ور فوجی بنایا۔ 2008ء کو انھوں نے فوجی سپاہی کا سال قرار دیا۔ کیانی کے عہد جرنیلی میں کئی دفعہ پاکستانی سیاست میں وہ مقام آیا جہاں فوج کو اقتدار سنبھالنے کے لیے موزوں ترین قرار دیا جاتا ہے لیکن انھوں نے پیشہ ور سپاہی کا کردار ادا کیا اور ایک نیک نامی کا تمغہ لے کر باعزت ریٹائر ہو گئے۔ یہ بات یقیناً ان کے لیے باعث اطمینان ہوگی۔

مطمئن ہوں کہ مجھے یاد رکھے گی دنیا
جب بھی اس شہر کی تاریخ وفا لکھے گی

جنرل کیانی نے پرویز مشرف کے اعمال و انجام کو ان کی ذات تک محدود رہنے دیا لیکن اب اسی مشرف کی ذات سے منسوب بات کی گئی تو جرنیل صاحب نے اسے ادارے کے وقار کا مسئلہ بنالیا۔

کیا جانے رہنما کو بری کس لیے لگی
رہرو تو کر رہے تھے کسی رہزن کی بات

قوم گذشتہ کچھ عرصے سے مشرف کے بارے میں طرح طرح کی باتیں سن رہی ہے۔ کبھی ان کے وکیل فوج کو دعوت دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وکلاء نے اپنے چیف کو بچالیا فوج میں ہمت ہے تو اپنے چیف کو بچالے۔ کبھی ایکس سروس سوسائٹی کی طرف سے بیان بازی ہو رہی ہے کہ مشرف کے وکلاء مقدمے کو سنجیدگی کے ساتھ چلانے کی بجائے کبھی ٹربیونل کے جج صاحبان کو متعصب اور کبھی پورے ٹربیونل کو کرائے کے قاتل اور کبھی میڈیا کو ہندوستانی ایجنٹ قرار دے رہے ہیں۔

ادھر ایم کیو ایم کے الطاف حسین فوج کو بار بار مداخلت کی اپیلیں کر رہے ہیں۔ بیرسٹر فروغ نسیم نے فوج کو پیغام دیا ہے کہ وہ دیکھے 3 نومبر 2007ء کا اقدام اکیلے مشرف کا تھا یا ماتحت افسران سے مشاورت کے بعد یہ حکم جاری کیا گیا۔ جبکہ سپریم کورٹ اپنے فیصلے میں واضح کر چکی ہے کہ اس جرم میں اکیلا مشرف ملوث ہے۔ ان کا مقصد محض یہ ہے کہ کسی طرح مشرف کے ساتھ مزید فوجی جرنیلوں کو ملوث کیا جائے۔ تاکہ فوج بطور ادارہ اپنے افسران کا دفاع کرے اور فوج کے پاس ایک ہی طریقہ ہوتا ہے کہ مارشل لاء نافذ کرے۔ اداروں کو بے بس کرے یا پارلیمنٹ کو ختم کرے، عوام کے بنیادی حقوق پر ڈاکہ ڈالے اور جیسے سابق ادوار کے مارشل لاء کے ذریعے ملک دولخت ہوا۔ معاشی طور پر تباہ ہوا، بیرونی دنیا میں ملک کا امیج تباہ ہوا، اسی طرح اب بھی مارشل لاء لگا کر ایک شخص کو بچانے کے لیے ملک کو تباہ و برباد کرے۔ موجودہ جرنیل نے جب فوج کی کمان سنبھالی ہے، مشرف کے بارے میں چہ میگوئیاں کا سلسلہ جاری ہے۔

کبھی کوئی کالم نگار لکھتا ہے کہ مشرف کے اس شہید بھائی شبیر شریف کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے۔ کبھی خبر نکلتی ہے کہ آرمی چیف تو مشرف کو عدالت کے سامنے پیش ہونے ہی نہیں دے رہے تھے کہ وہ حکومتی ارکان نے یقین دہانی کرائی کہ مشرف پیش ہو جائیں پھر انھیں ان کی والدہ کی بیماری یا خود ان کی بیماری کو بہانہ بنا کر ملک سے فرار کرا دیں گے۔

وزیر اعظم کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ مشرف صرف آئین کا ہی قاتل نہیں ہے۔ اس نے اکبر بگٹی کو قتل کرایا، افتخار چوہدری کے سپریم کورٹ کراچی رجسٹری جانے پر نہ صرف کنٹینر کھڑے کر کے ان کو ایئرپورٹ پر روکا۔ شہر میں قتل وغارت، افراتفری، بدامنی، خوف وہراس پھیلانے کے لیے بائیس افراد کو قتل کرایا اور خود اسلام آباد میں مکے لہرا لہرا کر اپنے اس کارنامے پر ڈھول بجاتا رہا اور خود اپنے اس پاور شو کا اعلان کرتا رہا۔

بے نظیر بھٹو کے قتل کا کُھرا ابھی اس تک پہنچتا ہے۔ جامعہ حفصہ کی معصوم طالبات کا قاتل امریکہ کو اپنے ملک میں ڈرون حملوں کی اجازت دی اور برادر اسلامی ملک افغانستان پر حملے کے لیے اپنے ملک کے ہوائی اڈے فراہم کیے۔ مشرف کے جرائم کی فہرست بہت طویل ہے جو بار بار ان صفحات پر بھی تحریر ہوتی رہی ہیں۔ سینکڑوں انسانوں کے قاتل کے جسم کے اتنے ٹکڑے کیے جائیں جتنے اس نے قتل کیے ہیں۔ لیکن وہ اپنے فارم ہاؤس کے اندر بھی اتنا طاقتور ہے کہ بے نظیر کے قتل میں پراسیکیوٹر جو ثبوت لے کر عدالت جا رہا تھا راستے میں اسے قتل کرا دیا۔ اپنے اوپر دہشت گردوں کے حملے کا خوف ظاہر کرتے ہوئے جب چاہتا ہے اپنے فارم ہاؤس کے گردونواح میں دھماکے کرا لیتا ہے۔ فارم ہاؤس سے باہر نکل کر عدالت جاتے ہوتے اچانک آرمڈ سروسز کے کارڈیالوجی ہسپتال کا رُخ کرتا ہے جیسا کہ پہلے ہی سب کچھ تیار تھا اور پھر ایک پورا بلاک ہسپتال کا اس ملزم کے لیے ریزرو ہو جاتا ہے۔ یہ کہانیاں اور بہت کچھ پاکستانی قوم کو خلجان میں مبتلا کیے ہوئے ہیں۔

محترم جرنیل صاحب کو ایک قومی مجرم کے لیے بہت کچھ داؤ پر نہیں لگانا چاہیے ان ہی ادارتی صفحات پر ہم پہلے بھی تحریر کر چکے ہیں کہ امریکہ کے ایک ماہر سیاسیات جے الفیلڈ نامی شخص نے اس سال دنیا میں تقریباً چالیس ممالک میں فوج کے اقتدار پر قابض ہونے کی پیش گوئی کی ہے جس میں پاکستان بھی شامل ہے۔ ادھر ملک کے اندر بعض آوازیں فوج کو اقتدار سنبھالنے کی دعوت دے رہی ہیں۔ اللہ اللہ کر کے ملکی معیشت کچھ سنبھلنے لگی ہے۔ ڈالر 110 روپے سے 97 روپے تک آ چکا ہے۔

سعودی عرب، قطر، ترکی اور چین سے تجارتی اور تعمیر وترقی میں شراکتی معاہدے ہو چکے ہیں۔ مزید ممالک میں بھی یہی کوششیں جاری ہیں اگر موجودہ حکومت کو پانچ سال کام کرنے کا موقع دیا گیا تو امید ہے ملکی معیشت سنبھل جائے گی۔ پاور سیکٹر قدموں پر کھڑا ہو جائے گا۔ امن وامان کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ بیرونی دنیا میں پاکستان کا وقار بلند ہوگا۔ لیکن اگر غیر سیاسی قوتوں نے طالع آزمائی کی تو ملک کسی بہت بڑے بحران کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس لیے موجودہ جرنیل کو چاہیے کہ وہ قوم کو مخمصے سے نکالے خصوصاً ان کے بیان سے جو شکوک و شبہات جنم لے رہے ہیں وہ دو ٹوک اعلان کریں کہ وہ عدالتی امور میں قطعی مداخلت نہیں کریں گے۔ مشرف کے انجام کا فیصلہ عدالتیں کریں گی اور یہ کہ وہ فوج کو قطعاً سیاست میں ملوث نہیں ہونے دیں گے۔ انھیں یہ بھی مدنظر رکھنا چاہیے کہ اب میڈیا آزاد ہے، عدالتیں آزاد ہیں، عوام جاگ رہے ہیں۔ پاک فوج زندہ باد۔

☆—☆—☆

الاستفتاء

حافظ عبدالوہاب روپڑی

خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کا سفر حج پر جانا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارہ میں کہ میں صاحب حیثیت ہوں اور تقریباً 5 سال سے حج کرنا چاہتی ہوں لیکن میرا خاوند مجھے حج پر جانے کی اجازت نہیں دیتا جبکہ میں خاوند کے اخراجات بھی برداشت کرنے کے لیے تیار ہوں مگر وہ نہ تو خود میرے ساتھ جانا چاہتا ہے اور نہ ہی مجھے سفر حج پر جانے کی اجازت دیتا ہے۔ اس سال میرا حقیقی بھائی حج پر جا رہا ہے میں نے اپنے خاوند سے اس کے ساتھ سفر حج پر جانے کی اجازت طلب کی تو خاوند نے مجھے کہا اگر تو اپنے بھائی کے ساتھ سفر حج پر گئی تو میری طرف سے تجھے طلاق ہے، اب قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت فرمائیں کہ کیا میں اپنے حقیقی بھائی کے ساتھ حج کے لیے جاؤں یا نہ جاؤں جبکہ میں اپنے خاوند کے تمام حقوق ادا کرتی ہوں۔

(سائلہ: آپ کی دینی بہن حال برطانیہ)

الجواب بعون الوہاب: دین اسلام نے انسانی زندگی کو پرسکون بنانے کے لیے کچھ اصول اور ضوابط مقرر کئے ہیں ان کی پاسداری کرکے زندگی کو خوشگوار بنایا جاسکتا ہے اور اگر ان اصولوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو انسانی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ اسی طرح زوجین بھی اپنے اپنے فرائض کی ادائیگی سے اپنی ازدواجی زندگی کو پرسکون بنا سکتے ہیں۔ بیوی کے ذمہ خاوند کے حقوق یہ ہیں (۱) خاوند کی خدمت کرنا (۲) خاوند کی فرمانبرداری کرنا (۳) خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہ رکھنا (۴) خاوند کے مال کی حفاظت کرنا (۵) خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں داخل نہ ہونے دینا (۶) خاوند کی ناشکری نہ کرنا۔ اسی طرح خاوند کے ذمہ بھی بیوی کے کچھ حقوق ہیں: (۱) بیوی کا حق مہر ادا کرنا (۲) بیوی کے نان ونفقہ کا انتظام کرنا (۳) اچھے انداز سے بودوباش رکھنا (۴) حقوق زوجیت کی ادائیگی (۵) حسن سلوک کرنا وغیرہ۔ اگر فریقین اپنے واجبات ادا کریں تو ان کی زندگی خوشگوار گزر سکتی ہے۔ اس لیے فریقین کو اپنے فرائض میں غفلت سے کام نہیں لینا چاہیے۔

اب ہم فی نفسہ مسئلہ کی طرف آتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: **لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا** "جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر اپنے باپ، بیٹے، خاوند اور محرم کے بغیر جائز نہیں" [مسلم کتاب الحج باب سفر المرأة مع محرم ج 5 جز 9 ص 92 رقم الحدیث: 1340]

اسی طرح دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو اور نہ ہی کوئی عورت محرم کے بغیر سفر کرے، تو ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا نام فلاں جنگ کے لیے لکھا گیا ہے اور میری بیوی حج کے لیے نکل ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم واپس جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔ [مسلم کتاب الحج باب سفر المرأة مع محرم ج 5 جز 9 ص 93 رقم الحدیث: 1341]

پہلی روایت میں خاوند یا محرم کا عورت کے ساتھ ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے اور دوسری روایت میں صحابی نے سفر میں محرم کا ہونا ضروری نہیں سمجھا کیونکہ وہ خود خاوند تھا اور خاوند محرم نہیں ہوتا (کیونکہ محرم اسے کہا جاتا ہے جس سے عورت کا نکاح نہ ہو سکے) اس سے یہ ثابت ہوا کہ عورت کے سفر کے لیے اس کے خاوند یا محرم کے ہونے کا اصل مقصد فتنہ کی

روک تھام ہے یعنی اگر خاوند یا محرم کے ساتھ عورت حج کے لیے جائے تو اس کے لیے افضل ہوگا اگر وہ کسی وجہ سے نہ جا سکیں تو عورت کسی ایسی جماعت کے ساتھ چلی جائے تو جہاں فتنے کا اندیشہ نہ ہو مثلاً قافلہ حج میں کچھ عورتیں بھی ہوں اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو عورت حج کے لیے جا سکتی ہے، اگر خاوند یا محرم اور کوئی ایسا (مذکورہ) قافلہ میسر نہ آئے تو پھر عورت سفر حج پر نہ جائے کیونکہ قرآن مجید میں ہے:مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا" حج صاحب استطاعت پر فرض ہے (پ:۴) جبکہ ایسی عورت پر حج فرض نہیں ہوگا کیونکہ وہ صاحب استطاعت نہیں۔

صورت مسئولہ میں عورت کا خاوند اسے حقیقی بھائی کے ساتھ سفر حج کی اجازت نہیں دے رہا بلکہ اس نے عورت کے بھائی کے ساتھ اس کے سفر حج کو طلاق سے مشروط کر دیا ہے اس لیے عورت کو چاہیے کہ اپنے حقیقی بھائی کے ساتھ سفر حج پر نہ جائے بلکہ وہ خاوند کی اجازت سے عورتوں کے قافلہ کے ساتھ حج کر سکتی ہے بشرطیکہ وہاں فتنہ کا اندیشہ نہ ہو اگر وہ اپنے بھائی کے ساتھ سفر حج پر روانہ ہوئی تو اس کا حج تو درست ہوگا لیکن اسے طلاق واقع ہو جائے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: إِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ طلاق دینا خاوند کا حق ہے۔

(ابن ماجہ کتاب الطلاق باب طلاق العبد ص 360 رقم الحدیث: 2081)

طلاق دینا ایک حلال کام ہے اور سفر حج کو طلاق کے ساتھ مشروط کر دینا یہ جائز کام نہیں اور اس شرط کی وجہ سے طلاق کو باطل بھی قرار نہیں دیا جا سکتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ کسی حرام کے ارتکاب سے حلال حرام نہیں ہوتا۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح باب لایحرم الحرام الحلال ص 348 رقم الحدیث: 2015) اس لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ حرام کے ارتکاب سے اپنی بیوی کو رکن اسلام کی ادائیگی سے محروم نہ کرے اور اپنی بیوی کی دنیاوی ضروریات کی طرح دینی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے اپنی بیوی کے ساتھ سفر حج کے لیے خود جائے، یہ اس کے لیے افضل ہے اگر وہ کسی وجہ سے نہیں جا سکتا تو پھر اسے اس کے حقیقی بھائی کے ساتھ حج پر جانے کی اجازت دے دے اگر وہ اپنی ضد کی بنا اپنی زوجہ کو رکن اسلام کی ادائیگی سے محروم کرتا ہے تو وہ عند اللہ مجرم ہوگا اسے اللہ سے ڈرنا چاہیے۔ فقط

دعائے مغفرت

شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف راجووالویؒ کی رحلت کا غم تھا کہ مولانا عبدالمجید آف گگومنڈی اور مولانا ثناء اللہ آف گگی والہ بھی داغ مفارقت دے گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

والد محترم مولانا شہاب الدین ثاقب زیرویؒ کی وساطت سے مرحومین کے ساتھ تعلق واسطہ تھا۔ جب بھی ملتان تشریف لاتے راقم الحروف کو ملے بغیر نہ جاتے تھے۔ اسی محبت کی وجہ سے راقم جب بھی اپنے سسرال گگی والہ نورث عباس چک نمبر R-185/7 مولانا نذیر احمدؒ کے ہاں جاتا تو مرحوم سے ضرور ملتا تھا اور مولانا عبدالمجیدؒ کی تقریر سے ہمیشہ حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ اس قحط الرجال کے دور میں ان مرحومین کا وجود کسی نعمت سے کم نہ تھا مگر کل نفس ذائقۃ الموت سے بھی کسی کو مفر نہیں ہے۔

حضرت الامیر کے لیے دعائیہ کلمات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ خیر وعافیت سے ہوں گے اور خدمت اسلام میں دن رات مصروف عمل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت بخشے اور برادرم حافظ عبدالوہاب روپڑی صاحب کو مزید عزت سے نوازے۔ آمین

والسلام

ڈاکٹر مسعود ثاقب گوجر بن مولانا شہاب الدین ثاقب زیروی
0345-7313149

تفسیر سورۃ الانعام

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

(قسط نمبر 36)

﴿ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ۝ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ۝﴾ "پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی وہ کتاب نیکی کرنے والوں پر اتمام (نعمت) تھی (صرف یہی نہیں بلکہ) وہ کتاب ہر چیز کو علیحدہ علیحدہ بیان کرنے والی اور ہدایت ورحمت تھی تاکہ وہ لوگ (جنھیں کتاب دی گئی) اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں۝ اور اس کتاب کو ہم نے ہی نازل کیا ہے یہ بڑی بابرکت کتاب ہے لہٰذا تم اس کتاب کی پیروی کرو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۝ اور (اس لیے بھی کتاب اُتاری گئی) تاکہ تم کہیں یہ نہ کہو ہم سے پہلے دو جماعتوں (اہل کتاب) پر کتاب اُتاری گئی تھی اور ہم اس کے پڑھنے اور سمجھنے سے قطعاً غافل تھے (عمل کیسے کرتے)۔ ۝کہیں تم یہ نہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل ہوتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو (اتمام حجت کے لیے) تمھاری طرف تمھارے رب کی طرف سے دلیل بھی آگئی ہے اور ہدایت اور رحمت بھی تو (اب) اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی آیات کی تکذیب کرے اور ان سے منہ موڑے؟ جو لوگ ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں انھیں جلد ہم سخت عذاب کی شکل میں سزا دیں گے اس لیے کہ وہ حق سے منہ موڑتے ہیں۔۝"

مشکل الفاظ کے معانی:

طَآىِٕفَتَيْنِ: دو جماعتیں

دِرَاسَتِهِمْ: ان کا پڑھنا اور پڑھانا

صَدَفَ: اس نے اعراض کیا

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے دس چیزوں کا حکم دیا تھا اور ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات کو نازل کرنے کی وجہ بیان کی تاکہ مشرکین کو بھی تورات کے سبب نزول کا علم ہو جائے اور وہ قرآن مجید کے مقام کو سمجھ لیں اور نزول قرآن کے بعد ان کا کوئی عذر ان کے کام نہ آسکے۔

التوضیح:

﴿ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ۝﴾ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر کتاب تورات نازل فرمائی تھی۔ وہ نور ہدایت کی حامل اور اس پر عمل پیرا ہونے والوں کے لیے مشعل راہ تھی۔ یہ موسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں سے نیک لوگوں پر اپنی (اللہ تعالیٰ نے) نعمت پوری کرنے کے لیے نازل فرمائی تھی جس کے وہ محتاج تھے اس میں بیان کی گئی چیزوں کا تعلق حلال، حرام، اوامر ونواہی اور عقائد سے تھا۔ یہ کتاب ان کے لیے بھلائی کے راستے کی رہنمائی اور برے راستے کو بیان کرتی تھی۔ اس لیے اسے هُدًى کہا گیا ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ لوگوں کو خیر کثیر سے نوازا گیا۔ اس لیے یہ رحمت بھی کہلائی اور اس میں اللہ

تعالیٰ کے ساتھ یوم آخرت کی ملاقات کا متعدد مقامات پر بیان کیا گیا تا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور اعمال کی جزا اور سزا پر پختہ ایمان ہو۔

﴿ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس کتاب میں خیر کثیر اور بے انتہا علم ہے جس سے تمام علوم مدد لیتے ہیں اور دنیا کی کوئی بھی بھلائی ایسی نہیں جس کی طرف اس کتاب میں رہنمائی نہ کی گئی ہو۔ تم اس کی اتباع کرو، اسی پر اپنے اصول اور فروع کی بنیاد رکھو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے بچو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اللہ کی رحمت کے حصول کا سب سے بڑا سبب قرآن مجید کی کامل اتباع ہے۔

قرآن مجید اور تورات:

قرآن مجید کو تورات سے بابرکت قرار دینے کی مختلف وجوہ ہیں (۱) تورات ایک قوم (بنی اسرائیل) کی طرف نازل ہوئی اور قرآن مجید تمام اقوام عالم کے لیے نازل کیا گیا (۲) تورات مخصوص زمانہ کے لیے تھی جبکہ قرآن مجید قیامت تک کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے (۳) تورات صرف ان کے قومی مسائل کا حل پیش کرتی تھی جبکہ قرآن مجید میں ساری انسانیت کے مسائل کا جواب موجود ہے (۴) تورات کے احکام چند تختیوں پر مشتمل ہیں جبکہ قرآن مجید میں پہلی تمام آسمانی کتب اور صحائف کے مضامین موجود ہیں،

﴿ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴾ اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ پر اتمام حجت کرتے ہوئے فرمایا: یہ کتاب ہم نے تم پر اس لیے نازل کی ہے کہ تم یہ عذر پیش نہ کر سکو کہ ہم پر اس طرح کی کتاب نازل نہیں کی گئی جس طرح یہود و نصاریٰ پر کتاب نازل کی گئی تھی اور ان کی اخبار سے ہم غافل ہیں۔ اگر ہمیں ان کتابوں کی معرفت ہوتی تو ہم اُن سے مستفید ہوتے یا وہ کتابیں عجمی زبان میں تھیں اس لیے ہم اُن کی معرفت سے غافل رہے۔

﴿ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ﴾ ہم نے قرآن مجید کو تم پر اس لیے بھی نازل کیا تا کہ تم کوئی عذر اللہ کے ہاں پیش نہ کر سکو اور نہ ہی تم یہ بات کر سکو کہ اگر ہم پر کوئی کتاب نازل ہوتی تو ہم یہود و نصاریٰ سے بڑھ کر عمل کرنے والے ہوتے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نزول قرآن کے ساتھ ان کے عذروں کے تمام راستے بند کر دیے اور اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے بطور دلیل مشرکین کے پاس بھیجا ہے۔ اس کلام حمید میں حق پر مشتمل ہر چیز داخل ہے، یہ تمہارے لیے ہدایت کے اسباب مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی ہے۔ اس لیے تم اس پر پختہ ایمان لاتے ہوئے اس کی ہدایات کو دل و جان سے تسلیم کر لو اور اُس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔

﴿ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴾ اس آدمی سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے، اُس سے اعراض کرتے ہوئے تہی دامن اختیار کرے، عنقریب اُسے اس کی سزا مل جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب سے، اعراض کرنے والوں کو سخت عذاب سے دوچار کریں گے اور یہ عذاب اُن پر کوئی ظلم و زیادتی نہیں ہوگا بلکہ اس عذاب کا ہونا عین عدل میں شامل ہوگا۔ خالق کائنات کو اپنی مخلوق کے ساتھ ماں سے ستر درجہ بڑھ کر محبت ہوتی ہے مگر مخلوق کا اس کی نافرمانی کرنا ظلم اور اس نافرمانی پر خالق کائنات کا سزا دینا عدل کا تقاضا ہوگا۔

اخذ شدہ مسائل:

(۱) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات کا نزول بنی اسرائیل کے لیے اتمام نعمت کی بنا پر کیا تھا جس میں ہدایت اور ان کے قومی مسائل کا حل موجود تھا (۲) آخرت پر یقین کامل رکھنے والے لوگ ہی اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر عمل پیرا ہوتے ہیں (۳) قرآن مجید کو تورات سے بابرکت قرار دیتے ہوئے اس کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے (۴) قرآن مجید کا نزول فرما کر کفار کے جھوٹے عذروں کے تمام راستوں کو اللہ تعالیٰ نے بند کر دیا ہے (۵) اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانا بہت بڑا ظلم اور اس کے مرتکب کو بہت بڑا ظالم قرار دیتے ہوئے عذاب الیم کی وعید سنائی گئی ہے۔

☆……☆……☆

وطن کی سلامتی اور سیکولر نظام کے سد باب کے لیے ملی یکجہتی کونسل کو منظم کرنے کی ضرورت

عطاء محمد جنجوعہ

نیٹو افواج افغانستان اور عراق پر قابض ہیں لیکن طویل عرصہ گزرنے کے باوجود وہ مقامی مزاحمت کو ختم نہیں کر سکیں۔ چناں چہ امریکا با دل نخواستہ ایک طرف طالبان سے امن مذاکرات کرنے پر مجبور ہو رہا ہے دوسری طرف مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی سازش پر عمل پیرا بھی ہے۔

مصر، ترکی اور پاکستان کی تاریخ شاہد ہے کہ صیہونی چیلے مذہبی و سیاسی جماعتوں میں گھس کر اہم نوعیت کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتے، معروف لیڈروں کا دست و بازو بن کر اشتعال انگیز بیان دلواتے، مظاہروں اور لانگ مارچ کے ذریعے لبرل حکومتیں تبدیل کراتے اور پھر فوجی آمر مسلط کر دیتے ہیں۔ مزید برآں شر پسند مجرموں کو ڈالر تھما کر سنگین نوعیت کے اقدام کراتے ہیں جب تشدد کے واقعات میں اضافہ ہو جاتا ہے تو حکومت کو مجبوراً فوجی آپریشن کرنا پڑ جاتا ہے۔ صیہونی تنظیم کی اس طرح کی گھناؤنی وارداتوں سے عوام اور فوج میں نفرت کی خلیج میں اضافہ ہونا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ سوات کے روحانی راہنما صوفی محمد کا تجزیہ تھا کہ الیکشن کے ذریعے قرآن وسنت کا نفاذ ناممکن ہے اس لیے وہ معاشرہ اور حکومتی معاملات میں پر امن تحریک کے ذریعے شریعت محمدی کے نفاذ کے داعی تھے اس وجہ سے علاقے میں اُن کو عزت وقدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا امریکیوں نے افغانستان پر حملہ کیا تو صوفی محمد نے جہاد کا اعلان کر دیا۔ طالبان کے منع کرنے کے باوجود وہ ہزاروں ساتھیوں سمیت افغانستان گئے۔ خود گرفتار ہو گئے کچھ ساتھی بمباری میں شہید ہو گئے۔ باقی ماندہ جیل کی صعوبتیں جھیل کر وطن واپس آئے۔

صوفی محمد نے رہائی پانے کے بعد سوات میں شرعی نظام عدل کی بحالی کی تحریک کو متحرک کیا۔ عوام نے پر امن تحریک کا ساتھ دیا۔ لیکن شر پسند عناصر نے لڑکیوں کے سکولوں کو دھماکے سے اڑا دیا سرکاری رہائش گاہوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ حکومتی اہل کاروں کو اغوا کیا۔ جب یہ تصادم شدت اختیار کر گیا تو حکومت سرحد اور تحریک نفاذ شریعت کے مابین نظام عدل معاہدہ طے پایا جسے پارلیمنٹ نے منظور کیا اور صدر نے دستخط کر دیے۔ اہل سوات میں مسرت کی لہر دوڑ گئی عوام میں مٹھائیاں تقسیم ہوئیں جب کہ مغربی میڈیا نے معاہدہ کے خلاف واویلا مچایا۔ اس دوران شر پسندوں نے آناً فاناً بونیر اور دیر پر قبضہ کر لیا۔ حکومتی رٹ کو چیلنج کر دیا مزید برآں بزرگ رحمان بابا کی قبر کی بے حرمتی کی گئی۔

شریعت کے نفاذ میں بلاشبہ صوفی محمد مخلص اور ان کی تحریک پر امن تھی۔ تاہم منگورہ ہزاروں کے مجمع میں انھوں نے جو خطاب کیا کہ جمہوریت کفر ہے۔ سپریم و ہائی کورٹس غیر شرعی ہیں، جج، وکیل اور جمہوری علماء آئین کے باغی ہیں۔ میڈیا نے صوفی محمد کے اس خطاب کو خوب کوریج دی تو عوام میں چہ مہ گوئیاں شروع ہو گئیں البتہ یہ قابل غور پہلو ہے۔ جمہوری نظام سے متعلق اُن کا بیان کس قدر حقیقت پر مبنی ہے یا نہیں اس بحث سے قطع نظر اس نازک موقع پر اُن کا فرض منصبی تھا کہ نظام عدل معاہدہ میں حائل رکاوٹوں کا سد باب کرنے اور وادی سوات میں شرعی عدل کو موثر بنانے میں اہم کردار ادا کرتے تاکہ اسکے مثبت اثرات پاکستان کے دوسرے علاقوں میں ظاہر ہوتے۔ چونکہ پاکستان جمہوری نظام کی بدولت معرض وجود میں آیا۔ آمرانہ نظام کی نسبت جمہوری نظام میں آزادی رائے کو اہم حیثیت حاصل ہے۔ آئین پاکستان میں درج ہے کہ کوئی قانون کتاب وسنت کے منافی نہیں بنایا جائے گا۔ انہی وجوہات کی بنا پر اکثر علماء دانش ور جمہوری نظام کے شیدائی ہیں اور وہ انتخابی عمل میں شریک ہو کر

آئینی طریقہ سے شرعی نظام کے لیے کوشاں ہیں۔ مزید برآں اقوام متحدہ کے رکن ممالک اپنی ریاستوں میں جمہوری نظام نافذ کرنے کے پابند ہیں

مذکورہ حالات میں صوفی محمد کا جمہوریت پر کفر کا فتویٰ لگانا سراسر غیر دانش مندانہ فعل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے اعتدال پسند طبقہ میں بھی صوفی محمد کی مقبولیت کا گراف گر گیا۔ حکومت اسی موقع کے انتظار میں تھی اور شر پسندوں کے خلاف فوجی آپریشن شروع ہوا تو اکثر کالم نگار، سیاسی لیڈر اور جمہوری علماء نے اعلانیہ طور پر آپریشن کی مخالفت نہیں کی۔ کسی سول سوسائٹی یا جماعت نے آپریشن کے ردعمل میں مظاہرہ نہیں کیا کیوں؟

عراق پر امریکی حملہ سے قبل اکثر ممالک میں مظاہرے ہوئے لاکھوں افراد نے لانگ مارچ میں شمولیت کی لیکن امریکی حملوں کے دوران کسی ملک میں امریکا کے خلاف قابل ذکر جلوس نہیں نکلا۔ چونکہ پاکستان میں عدلیہ کی آزادی اور چوہدری افتخار کی بحالی کے لیے طویل المیعاد جلوس نکلتے رہے عوام نے مظاہروں اور لانگ مارچ میں بھرپور شرکت کر کے دل کی بھڑاس نکال لی یہی وجہ ہے سوات آپریشن بند کرنے کے لیے کسی تنظیم یا سوسائٹی نے مظاہروں کا اہتمام نہیں کیا اگر کسی نے کیا ہے تو اُسے پذیرائی نہیں مل سکی۔ تحریک نظام مصطفیٰ کے تیس سال بعد عدلیہ کی آزادی کی تحریک نمودار ہوئی لہٰذا عوام کا مستقبل قریب میں دوبارہ سڑکوں پر نکلنا مشکل اور پیچیدہ امر ہے۔ تاریخی حقائق کی روشنی میں دینی جماعتوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ آستین میں چھپے ہوئے منافقوں کو پہچانیں، کسی کے اکسانے پر انتہائی سنگین قدم نہ اٹھائیں بے محل بیان بازی سے گریز کریں اور جماعت کے دیرینہ مخلص ساتھیوں کے مشورہ سے تحریکی لائحہ عمل اختیار کریں۔ اسلام میں میت کو تکلیف پہنچانا، اُن کی بے حرمتی کرنا اسی طرح گناہ ہے جس طرح زندہ کو۔ اس لیے کسی مسلم تنظیم پر شک نہیں کیا جاسکتا۔ صیہونی ایجنسی نے ماضی میں شیعہ سنی فساد بھڑکانے میں گھناؤنا کردار ادا کیا بزرگوں کی قبر کی بے حرمتی بھی یقیناً انہی کی کارستانی ہے تاکہ بریلوی دیوبندی تصادم کا فتنہ جنم لے۔ اور بریلوی مکتبہ فکر کے مشائخ کرام جو روحانی تعلیم وتزکیہ میں مگن ہیں وہ اپنے فرض منصبی سے غافل ہو کر مذہبی تصادم میں الجھ جائیں تاکہ دوسری جماعتوں کی طرح اپنے قیمتی راہنماؤں اور بے لوث کارکنوں کی صلاحیتوں سے محروم ہو جائیں۔ چناں چہ جمعیت علماء پاکستان کے قائدین سے توقع ہے کہ جس طرح انہوں نے تحریک پاکستان میں نمایاں کردار ادا کیا اسی طرح وطن عزیز کی یک جہتی وسلامتی اور طاغوتی فوجوں کے انخلا میں قائدانہ کردار ادا کریں گے۔

افغانستان اور پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں امریکی جنگ دہشت گردی کے خلاف نہیں اسلام کے خلاف صیہونی جنگ ہے۔ صیہونی تھنک ٹینک قطعاً نہیں چاہتے کہ دنیا کے کسی علاقہ میں خالق کائنات کے قوانین کا نفاذ ہو، صیہونی سیکولر نظام کے داعی ہیں۔ سیکولر نظریہ کیا ہے؟ ''اگر کوئی خدا کو ماننا چاہتا ہے تو اپنی پرائیویٹ زندگی میں مان لے لیکن اُس خدا کو یہ حق نہیں کہ وہ معاشرے اور ریاست کے اجتماعی امور میں مداخلت کرے'' صیہونی مفکرین نے یورپ اور امریکا کو سیکولر نظام میں ڈھال دیا یورپی اقوام نے نوآبادیاتی دور میں مسلم دنیا میں رائج شرعی عدالتی معاشی معاشرتی اور تعلیمی نظام درہم برہم کر دیا، دینی مدارس کو بند کر دیا اور عدالتوں میں عوامی قانون نافذ کیا۔ پرائیویٹ زندگی میں عیسائی مذہب کے فروغ کے لیے عیسائی مشنریوں کی سرپرستی کی، صلیبی افواج افغانستان اور پاکستان کے شمالی علاقہ جات پر قابض نہ ہو سکیں اس لیے یہ علاقہ صیہونی شکنجے میں نہ ڈھل سکا۔ طالبان نے افغانستان پر قابض ہو کر شرعی قانون نافذ کیا تو صیہونی ورلڈ آرڈر کو دھچکا لگا۔ جنہوں نے نائن الیون کا ڈرامہ رچا کر طالبان کے شرعی نظام کا خاتمہ کر دیا۔ نام نہاد دہشت گردی کے خاتمہ کی آڑ میں وانا وزیرستان، باجوڑ میں امریکی حکومت کے ایما پر پاک فوج نے آپریشن کیا آج کل سوات میں فوجی آپریشن جاری ہے۔ امریکا، بھارت اور اسرائیل میں خواہ کسی داخلی پالیسی کے ردعمل میں دہشت گردی کی واردات ہو تو وہ آناً فاناً کسی مسلم تنظیم پر الزام عائد کر دیتے ہیں۔ پاکستان میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ پاک فوج کے مقابلے میں مارے جانے والے کی ممنوں سے ہندو ہونے کا ثبوت مل جائے اور ان سے پکڑے جانے والا اسلحہ امریکی ساخت کا ہو اس کے باوجود حکومت پاکستان میڈیا یا پریس کا اظہار کرنے

سے ذرتی ہے۔ مسلم دنیا کے بارے امریکی حکومت کا رویہ منافقانہ رہا ہے۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے ساتھ بدستور رابطہ رکھتا ہے۔ مثلاً طالبان کو شکست دینے کے لیے شمالی اتحاد کو ساتھ ملایا۔ اسی طرح سوات میں مجرم پیشہ ایجنٹوں کو تخریبی کارروائیوں پر اکساتا ہے۔ دوسری طرف حکومت کو ڈالر دے کر آپریشن پر مجبور کیا جارہا ہے۔

غور طلب پہلو یہ ہے کہ اگر یہ پاکستان کی سلامتی کی جنگ ہے تو پھر امریکا و یورپ سے ڈالروں کی بھیک کیوں مانگی جاتی ہے؟ شدت پسندوں کو پکڑ کر امریکا کے حوالے کیوں کیا گیا؟ امریکی فوج عراق اور افغانستان میں مزاحمت کاروں سے لڑ رہی ہے۔ لیکن پاکستان میں پاک فوج یہ خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ درحقیقت امریکا نے پاکستان میں قبائلیوں اور فوج کو الجھا دیا ہے تاکہ حکومت پاکستان اور قبائلی مسلمان پہلے کی طرح افغان مجاہدین کی عملی حمایت نہ کرسکیں۔ وادی سوات کا سرسبز و شاداب پہاڑی علاقہ اپنی خوبصورتی کی وجہ سے سیاحوں کی آمد و رفت کا مرکز تھا۔ اہل سوات مہمانوں کے ساتھ خوش اسلوبی سے پیش آتے تھے۔ معاشرہ میں عورتوں کو عزت و مقام حاصل تھا لیکن آزادانہ نقل و حرکت کا رواج نہ تھا۔ سوات امن وامان اور خوشحالی کے لحاظ سے بے نظیر خطہ تھا۔ شرعی نظام کی وجہ سے شہریوں کی عزت، جان اور مال محفوظ تھا۔ صحافی حنیف خالد نے سرحد کی معروف شخصیت کے حوالے سے یہ وضاحت کی ہے۔

ریاست سوات ایوبی دور میں خودمختار ریاست تھی۔ ایوب خان نے صرف چترال دیر کی ریاستوں کا الحاق پاکستان کے ساتھ کرالیا تھا۔ یحییٰ خان دور میں ۷۰۔۱۹۶۹ء میں والی سوات گل جہاں زیب نے آخری ریاست سوات کا الحاق پاکستان کے ساتھ کیا۔ الحاق معاہدہ میں درج تھا کہ صدیوں سے ریاست سوات میں قرآن وسنت کا جو شرعی نظام نافذ چلا آرہا ہے وہ پاکستان کے ساتھ الحاق کے باوجود ریاست سوات میں مسلسل نافذ رکھا جائے گا۔ سلیم سیف اللہ خان جو پاکستان مسلم لیگ کے مرکزی راہ نما اور سابق وفاقی وزیر انور سیف اللہ خان کے بھائی ہیں، کے مطابق پاکستان کے ساتھ الحاق تک سوات میں جرائم نہ ہونے کے برابر تھے۔

قتل کی واردات تو ڈھونڈے سے بھی نہ ملتی تھی۔ صدیوں سے غیر منقسم ہندوستان اور دوسرے ممالک کے سیاح سوات آیا جایا کرتے تھے سوات میں ہر ایک کی جان و مال محفوظ تھی۔ سوات کے والی انکم ٹیکس کی بجائے اسلامی نظام کے مطابق سالانہ اڑھائی فی صد زکوۃ اور باغات کی پیداوار کا دسواں حصہ (عشر) وصول کرتے تھے۔ اس آمدن سے ریاست سوات میں سڑکیں، پل اور دوسری مقامی ضروریات کا انفراسٹرکچر بنایا جاتا تھا۔ لوگ خوش حال تھے۔ والی ریاست سوات کے دور میں نہ صرف لڑکوں کے بلکہ لڑکیوں کے سکول بطریق احسن کام کیا کرتے تھے۔ کوئی انتہا پسند دہشت گرد نہیں تھا مگر آہستہ آہستہ انگریز کا قانون نافذ ہونے سے جب وہاں کے لوگوں کو پاکستان کے باقی حصوں کی طرح انصاف ملنا مشکل ہوگیا تو ناانصافی کے شکار سوات کے لوگوں نے قانون ہاتھ میں لینا شروع کردیا

سلیم سیف اللہ خان نے سوات معاہدے پر حکومت پاکستان کے عہدیداروں، تحریک نفاذ شریعت محمدی کے لیڈروں کو مبارک باد دی اور توقع ظاہر کی کہ والی ریاست کے دور کا حقیقی اسلامی و شرعی نظام افہام و تفہیم کے ساتھ دوبارہ سوات میں رائج کردیا جائے گا۔ [روزنامہ "جنگ" لاہور، سیاسی ایڈیشن ۲۰۰۹۔۰۲۔۱۹]

جامعہ حفصہ میں زلزلہ متاثرین شمالی علاقہ جات کی طالبات زیر تعلیم تھیں۔ صیہونی ایجنٹوں نے اول مسجد کی انتظامیہ کو سبز باغ دکھا کر عملی کارروائی پر اکسایا۔ مشرف حکومت نے جس کو جواز بنا کر چار ہزار سے زیادہ طالبات کو فاسفورس بموں سے جلا کر بھسم کردیا۔ اسی طرح صیہونی چیلوں نے سوات کے چند مجرم پیشہ افراد کو ساتھ ملا کر حکومتی رٹ کو چیلنج کردیا۔ تحریک کے حامیوں اور مخالفوں کی صفوں میں گھسے ہوئے چیلوں نے معاہدہ کو سبوتاژ کردیا۔ حکومت نے گرینڈ آپریشن کا اعلان کرکے شہریوں کو ترک سکونت پر مجبور کردیا۔ سوات، دیر اور بونیر سے ۲۵ سے ۳۰ لاکھ کے درمیان لوگ بے گھر ہوچکے ہیں۔ وہ بستے بستے گھروں، لہلہاتی فصلوں، پکی فصلوں اور سرسبز پہاڑوں کو چھوڑ کر مردان، پشاور اور نوشہرہ کیمپوں میں قیام پذیر ہیں۔ جنہوں نے زندگی بھر گرم ہوا کا جھونکا نہیں

دیکھا تھا اب وہ گرم لو کے تھپیڑوں کی زد میں ہیں۔ وہ تپتی سڑکوں پر رو رہے ہیں۔ لاکھوں روپوں میں باغ نیلام کرنے والے لائن میں کھڑے ابلے چاولوں کے لیے دھکے کھا رہے ہیں۔ دنیا کے بیشتر ممالک میں مذہبی ولسانی بنیاد پر آزادی کی تحریکیں سرگرم عمل ہیں، عسکریت پسند طبقہ نے حکومت کے خلاف تخریبی کارروائیاں کیں انھوں نے پولیس سٹیشنوں، ایئر پورٹ اور فوجی چھاؤنیوں پر فدائی حملے کیے۔ بارہا ایسا کہرام مچا کر زندہ بچ نکلنے میں کامیاب اور مقامی آبادی میں روپوش ہو گئے۔

اس دوران یہ تو ضرور ہوا کہ پولیس نے مشکوک مکان کا محاصرہ کرلیا۔ شرپسندوں کے ساتھ گھر کے مکین بھی ہلاک ہو گئے لیکن ایسا نہیں ہوا کہ فضائیہ نے فدائین کے تعاقب میں مشکوک گاؤں یا شہر پر فضائی بمباری کی ہو یا فوج نے چند شرپسندوں کو گرفتار یا سزا دینے کی خاطر لاکھوں لوگوں کو انخلا کا الٹی میٹم دیا ہو۔ مورخین کے نزدیک اپنے ہی وطن میں کثیر آبادی کا انخلا تاریخ کا انوکھا واقعہ ہے۔ حریف ممالک ایک دوسرے کی سرحدوں میں جاسوس بھیج کر حساس اداروں کی حرکات وسکنات اور معلومات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ خفیہ نمائندے اپنے ملک میں بغیر اجازت لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے والوں کی نشان دہی کر سکتے ہیں۔ اس قسم کے خفیہ ادارے سوات میں دہشت گردی میں ملوث افراد کا ابتداء میں ہی تعاقب کر سکتے تھے اور اُن کو عبرت ناک سزا دی جاسکتی تھی تاکہ وطن میں خانہ جنگی اور کثیر آبادی کو گھروں سے بے دخل کرنے کی نوبت ہی نہ آتی۔

اہل سوات کا قصور کیا ہے؟ وہ سیکولر نظام کو ٹھکرا کر شرعی نظام عدل کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ امر بالمعروف کی دعوت دینے کے لیے تبلیغی جماعت میں بھرپور حصہ لیتے ہیں اور باہمی تنازعات کے فیصلوں کے لیے قاضیوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ انھوں نے اپنی عورتوں کو الیکشن میں حصہ لینے پر قدغن لگا رکھی ہے حتیٰ کہ بعض مقامات پر وہ ووٹ کا حق استعمال کرنے سے محروم ہیں۔ پاکستان کے شمالی علاقہ جات کو اس جرم کی سزا دی جارہی ہے کہ اُن کے آباؤ اجداد نے برطانوی فوج کو ہلاک کیا۔ روسی فوج سے مقابلے کے لیے افغانیوں سے تعاون کیا۔ پاک فوج سے مل کر مظفر آباد کشمیر کو آزاد کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔ امریکا نے افغانستان پر حملہ کیا تو قبائلی عوام امریکا کے خلاف جہاد کرنے کے لیے افغانستان کیوں گئے۔ سوات، فاٹا کے یہ وہ ناقابل معافی جرائم ہیں جن کی بنا پر صیہونی چیلے پے در پے بمباری کر کے اُن کو نقل مکانی پر مجبور کر رہے ہیں۔ قومی ومذہبی حمیت کی حامل آبادی کو سیکولر نظام میں تبدیل کرنا مقصود ہو تو صیہونی تھنک ٹینک بہانہ تراش کر اس علاقہ پر بمباری کراتے ہیں۔ جس سے نجی وسرکاری عمارتیں ملبہ کا ڈھیر بن جاتی ہیں۔ اس ریاست کا سیاسی، معاشی، معاشرتی وتعلیمی نظام درہم برہم کر دیا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کی ذیلی این جی اوز متحرک ہو جاتی ہیں جو ان کو بنیادی ضروریات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ سیکولر ماحول میں اُن کی برین واشنگ کرتی ہیں۔ باجوڑ، سوات کے بعد وزیرستان ودیگر علاقوں سے آبادی کے انخلا کا عمل جاری ہے۔ کیمپوں میں محصور یہ لوگ کب گھروں میں واپس جائیں گے؟ اہل مغرب نے عربوں کے سینہ میں اسرائیل کا تیر پیوست کیا اسی طرح امریکا پاکستان کے بلند تر علاقہ گلگت، سکردو بلتستان میں اسمٰعیلیہ اسٹیٹ قائم کرنا چاہتا ہے تاکہ وسطی وجنوبی ایشیا کے ممالک اس کے مطیع رہیں۔ اس لیے وہ نئی ریاست کو درپیش ممکنہ مزاحمت کے سدباب کے لیے گردونواح کے علاقوں کو غیر مسلح کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ رائفل کی بجائے گیند بلا کھیل کر اپنا شوق پورا کریں۔ عورتیں شرم وحیا کا لبادہ اتار کر غیر محرم مردوں کے دوش بدوش نجی وسرکاری اداروں میں کام کرنے میں عار محسوس نہ کریں۔ شرعی حدود وتعزیرات کو فرسودہ اور وحشیانہ کہہ کر نفرت کا اظہار کریں البتہ وہ معاشرہ ریاست کا انتظام چلانے کی خاطر عوامی قانون کے نفاذ کے لیے سڑکوں پر مظاہرہ کریں۔ نئی نسل مخلوط تعلیمی ماحول میں رہ کر علم حاصل کرے۔ یونیورسٹی کی تقریبات میں طلباء وطالبات بانہوں میں بانہیں ڈال کر رقص کریں۔

مغربی پاکستان کے گورنر ملک محمد امیر خان آف کالا باغ اپنے دور اقتدار میں سرکاری تقریبات میں اپنی خواتین کو نہیں لے گیا لیکن آج اس خاندان کی عورتیں در در ووٹوں کی بھیک مانگ کر اسمبلی میں مردوں کے روبرو بیٹھنے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔ اسی طرح سوات وفاٹا کی عورتیں دفاتر

اور اداروں میں کام کرنے میں عار محسوس نہ کریں۔ بلکہ پارلیمنٹ میں جا کر اپنے حقوق کی بحالی کے لیے آواز بلند کریں۔ حتیٰ کہ یہاں کے لوگ اس حد تک سیکولر ماحول میں داخل جائیں کہ معاشرہ میں سر عام کوئی شراب پیتا ہے، جوا کھیلتا ہے، نیم عریاں لباس پہن کر چہل قدمی کرتا اور ماہ رمضان کی بے حرمتی کرتا ہے، تو انہیں کوئی روکنے والا نہ ہو اگر کوئی روکے تو وہ قانوناً جرم ہو۔ اگر کوئی نماز نہیں پڑھتا تو اسے دعوت دینا بھی جرم بن جائے۔

جب تک اس علاقہ کے لوگ غیر مسلح ہو کر سیکولر نظام نہیں اپنائیں گے اس وقت تک ڈمور کی بانسری بجتی رہے گی اور نقل مکانی کرنے والوں کی بحالی کی رفتار سست رہے گی۔ مسلم دنیا پاکستان کو اسلام کا قلعہ تصور کرتی ہے۔ لیکن طاغوتی قوتیں اس کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا چاہتی ہیں، پاک بھارت جنگوں میں قومی وعوامی سطح پر اتنا مالی وجانی نقصان نہیں ہوا جتنا پاک فوج اور قبائلی تصادم میں ہو رہا ہے۔ ملی یک جہتی کونسل نے شیعہ سنی تصادم کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ چناں چہ وطن عزیز میں امن وامان کی بحالی اور اتحاد و یک جہتی کی فضا سازگار کرنے کے لیے ملی یک جہتی کونسل کو منظم و فعال کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ سوات و دیگر قبائلی علاقوں کے متاثرین کی امداد کے لیے تمام دینی جماعتیں ملی یک جہتی کونسل کے پلیٹ فارم کے لیے تعاون کریں اور نقل مکانی کرنے والوں کی گھروں میں بحالی کو جلد از جلد ممکن بنائیں۔ پاک فوج اور قبائلی عوام میں تصادم کو بھڑکانے والے شر پسندوں کے سد باب کا لائحہ عمل وضع کیا جائے اور خانہ جنگی کو بند کرنے میں فعال کردار ادا کیا جائے۔ پاکستان میں ہر نئی حکومت پہلے کی نسبت امریکا کی وفادار بن کر آ رہی ہے۔ اس لیے حکومت بناؤ احتجاجی تحریک چلانے سے گریز کریں، بلکہ زمینی حقائق اور دلائل کی روشنی میں حکومت کی اصلاح کا فریضہ سر انجام دیں۔ ملی یک جہتی کونسل باہمی صلاح مشورہ کے بعد ایسا لائحہ عمل اختیار کرے کہ امریکی فوج کا انخلا جلد ممکن ہو اور پاکستان کی داخلہ وخارجی پالیسی پر وائٹ ہاؤس کا اثر ورسوخ ختم ہو جائے۔ اللہ کو راضی کرنے کے لیے استغفار کو شعار بنائیں اور اصلاح معاشرہ پر توانائیاں صرف کر دیں۔ (ختم شدہ)

خطبہ جمعۃ المبارک

جامع مسجد اسامہ بن زید و مدرسہ عائشہ صدیقہؓ للبنات میر محمد میں 25 اپریل 2014ء کا عظیم الشان خطبہ جمعۃ المبارک خاندان روپڑیہ کے چشم و چراغ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ امیر جماعت اہلحدیث پاکستان ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

(منجانب: جماعت اہلحدیث میر محمد)

سنہری موقع

ایسے طلباء جو مدینہ یونیورسٹی میں وظائف کے ساتھ ساتھ اعلیٰ تعلیم کے خواہش مند ہیں اور انہوں نے میٹرک، ایف، بی اے، ایم اے یا اس کے مساوی عامہ، خاصہ، عالیہ، عالمیہ کی ڈگری حاصل حاصل کی ہے اور ان کی عمر 25 سال سے کم ہے وہ درج ذیل نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

[منجانب: حافظ احسان الٰہی احمد 0302-3372476]

دفاع حرمین شریفین سیمینار

دفاع حرمین شریفین کونسل کے زیر اہتمام مورخہ 27 اپریل بروز اتوار بعد از نماز ظہر زیر صدارت شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ امیر جماعت اہلحدیث پاکستان جامع القدس رحمن گلی نمبر 5 چوک دالگراں میں دفاع حرمین شریفین سیمینار منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں کے قائدین خطابات فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ [منجانب: مولانا شاہد محمود جانباز امیر جماعت اہلحدیث لاہور 322-4301600]

اہم اعلان

ولی کامل حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی کی حیات وخدمات پر ایک کتاب ترتیب دی جا رہی ہے۔ جماعت کے معزز علمائے کرام، خطبائے عظام، طلباء اور اہل قلم حضرات سے دردمندانہ گزارش ہے کہ حافظ صاحب مرحوم کے بارہ میں معلوماتی مضامین لکھیں اور اگر ان کی کوئی تقریر، تحریر کسی کے پاس موجود ہو تو براہ کرم ہمیں ارسال کر دیں۔ ان شاء اللہ شکریہ کے ساتھ زینت کتاب کیا جائے گا۔ والسلام

[ایڈریس: ہوقار عظیم بھٹی میر محمدی جامع مسجد القدس رحمن گلی نمبر 5 چوک دالگراں لاہور 0300-4184081]

اسلام کا قانون صحافت

طاہر علی صارم، متعلم جامعہ اہلحدیث لاہور

قسط نمبر 1

تعارف:

﴿الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا﴾ ''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور مکمل کر دی ہے تم پر اپنی نعمت اور اسلام کا تمہارے لئے دین ہونا پسند کرلیا ہے۔'' (سورۃ المائدہ)

ایسا دین جو مکمل ہو چکا ہو جس کے اندر کسی قسم کی تحریف و تعطیل اور تنقیص کی گنجائش نہ ہو جو ہر شعبہ زندگی کے متعلق مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہو وہ چاہے معاملات تجارت ہوں یا میدان معیشت ہو وہ تحت سیاست ہو یا آداب معاشرت کے قواعد وضوابط اللہ کا پسندیدہ دین اسلام ہی ہے جو ہر شعبہ زندگی میں ہماری مکمل رہنمائی کرتا ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر بنی نوع انسان کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے، وہ چاہے زمانہ قدیم ہو یا وقت جدید کی ضروریات انسانی، اسلامی افادات سے مستفید ہو سکتی ہیں۔

ایسا دور جو کہ جدت کی انتہا کو چھو رہا ہے، ہر خبر پر نظر کا نعرہ مستانہ بلند ہو رہا ہے۔ جرنلزم کی ضرورت اس قدر محسوس کی جا رہی ہے جس طرح پیاسا صحرا میں پانی کے لئے تڑپتا، سسکتا اور بلکتا ہے لیکن ہر کلمہ گو کسی بھی میدان میں قدم رنجا ہونے سے قبل اس میدان کے ہر اصول کو اسلام کی کسوٹی پر پرکھنا از حد ضروری اور لازم سمجھتا ہو۔ جس طرح اسلام معیشت و سیاست وغیرہ کے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے، بعینہ صحافت کے متعلق زریں قواعد وضوابط مفصل انداز میں فراہم اور رہنمائی کرتا ہے

تاریخ انسانی کے چہرے سے پردہ سرکائیں تو بات اظہر من الشمس ہے کہ ابلاغ وصحافت کے موجد و بانی بہ امر اللہ تعالیٰ، انبیاء ورسل علیہم السلام تھے، وہ صحافت ربانی کے ذریعے سب سے سچی، خبروں کے حامل ومبلغ ٹھہرے۔ انھوں نے نسل انسانی کو اخلاق کی تعلیم وتربیت دی انہیں ذہنی ومعاشرتی لحاظ سے مہذب ومتمدن بنایا اور زیست کے صحیح ترین مقام پر منہاج پر گامزن کیا۔ بہت سے سرکش لوگوں نے ان کی مخالفت کی انہیں ایذائیں دیں، شہید کیا اور ان کے ساتھیوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا، ان کی خطا صرف یہی تھی کہ انہوں نے اہل عالم کو سچی اور مصدقہ خبروں سے آگاہ کیا اور ایسی صحافت کی ریت ڈالی جو انسانیت کے وسیع تر مفاد میں ہو۔

ابلاغ وصحافت کی اہمیت ہر دور میں مسلم رہی ہے کیونکہ ابلاغ ہی وہ قوت متحرکہ ہے جس سے دنیا کے مختلف معاشروں میں مذہبی وسیاسی اور تہذیبی انقلاب وقوع پزیر ہوئے، عربوں میں کار سفارت ہی کار صحافت متصور ہوتا ہے کیونکہ وہ لکھنا پڑھنا تو جانتے نہیں تھے لیکن اپنے مافی الضمیر اور محسوسات کو اپنی لطافت زبان کے باعث بیان کرنا اچھی طرح جانتے تھے۔ ایسے حالات میں مضطرب انسانیت کسی رہبر ورہنما کی منتظر تھی تو رحمت خداوندی جوش میں آئی اور انسانیت پر مہربان ہوئی، ایک ایسی عظیم ہستی کا نزول بابرکت فرمایا جسے انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے مقدس نام سے جانتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی دعوت کا آغاز کیا تو دوست چند دشمن دو چند، ماننے والے چند اور انکار کرنے والے دو چند آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بدوؤں کی ایسی تربیت کی جس کی برکت سے اسلام بہت جلد عرب کے صحراؤں سے نکل کر سمندروں کو پار کرتا ہوا پوری دنیا میں پھیل گیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اخلاقی وصحافتی طور پر ایسی تربیت کی کہ عزتوں کے لٹیرے محافظ بن گئے، چوروں کو مبلغ ومفکر بن گئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایسے صحافتی قوانین سکھائے کہ

آج بھی بلکتی سسکتی جاں بلب انسانیت صحافتی قوانین کی محتاج ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابلاغ حق اور تبلیغ رسالت کے عصبیت کے اوثان اور تعصب کے بت پاش پاش کر دیے اور پھر ایسا معاشرہ تشکیل دیا جس کی نظیر پوری دنیا میں نہیں ملتی تھی۔ یہ ایک حقیقت واضح ہے کہ عرب معاشرے میں اکثر تنازعات و منافقت جو صدیوں کی دشمنی پر محیط ہوتے تھے کی اساس و بنیاد جھوٹی خبروں کی تسلیم و تشہیر تھی چنانچہ قرآن کریم نے صاحب قرآن کے توسل جلیلہ سے آنے والی نسلوں جن میں سے کچھ افراد نے پیشہ ابلاغ و صحافت اختیار کرنا تھا ضابطہ اخلاق اور اصول مسلم کئے، مشکل ضابطہ اخلاق سرمدی نے یہ پیغام دیا۔

''جب تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اچھی طرح چھان بین کر لو کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں تمہیں ندامت اٹھانی پڑے'' اگر آج ہم حالات کے تناظر میں نظر دوڑا کر دیکھیں تو اس بات کا پتا چلتا ہے کہ آج یورپی اور امریکی ذرائع ابلاغ کی اساس ہی کذب و افترا اور دروغ گوئی پر مشتمل ہے۔ وہ جھوٹی خبریں گھڑتے ہیں اور طمع کاری سے ان کی اشاعت و تشہیر کرتے ہیں۔ عام لوگ ان کے دام میں آجاتے ہیں اور آپس میں خواہ مخواہ دست و گریبان ہونے لگتے ہیں۔ آج جتنے بھی بین الاقوامی یا بین المسلکی نزاع ہیں وہ سب جھوٹے پراپیگنڈے کے مرہون منت ہیں

<u>صحافت کی تعریفیں:</u>

نیو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے مطابق صحافت کی تعریف:

jouranlisam is the collection prepration of news and related commentory and feature materials through such media as pamphelts ,news letters ,newspapers ,magzines radio,motion pictures television and books

<u>اردو ادارہ معارف القرآن کے مطابق:</u>

صحیفہ کے لغوی معنی وہ چیز جس پر کچھ لکھا جا سکے۔ اسی مناسبت سے ورق کی ایک جانب، یعنی صفحہ کو بھی صحیفہ کہتے ہیں اور جدید عربی میں جریدہ اور اخبار بھی مستعمل ہے۔

<u>صحافت کے بنیادی اصول:</u>

فلاح عامہ، عظمت آدم اور شرافت انسانی، تعلیمی، معلوماتی اور تفریح مواد کی خبروں کی احتیاط سے اشاعت، ہر تعمیری کام کی حوصلہ افزائی، مثالی ضابطہ اخلاق، صداقت، صحت معلومات، غیر جانبداری، شائستگی، معاشرتی اقدار کی ترجمانی، اسلامی صحافت کے سنہرے اصول۔

<u>فحاشی کی حوصلہ شکنی:</u>

اسلام اپنے ماننے والوں کو فحاشی جیسے قبیح جرم سے دور رہنے اور فحش و بدکار لوگوں کیلئے سخت سے سخت قوانین وضع فرماتا ہے کیونکہ فحاشی پھیلانا وہ ناپسندیدہ فعل ہے جس کی وجہ سے معاشرے کا امن و سکون بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے اور قوم کے نوجوان تعمیری سرگرمیوں کی بجائے تخریبی اور منفی سرگرمیوں کا حصہ بن جاتے ہیں اور اپنی تمام توانائیاں ان میں ہی کھپا دیتے ہیں۔

اللہ تعالی فرماتا ہے: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ''اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے'' اس مقام پر اللہ نے تین بھلائیوں کا ذکر کیا ہے جو معاشرے کے لیے انتہائی ضروری اور مفید ہیں اور اسکے مقابلے میں تین برائیوں کا بھی تذکرہ کیا جو معاشرے کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہیں۔

آپ اگر حالات کے تناظر میں نظر دوڑائیں ہر طرف فحاشی کا نہ تھمنے اور نہ رکنے والا سیلاب نظر آتا ہے۔ گلیوں بازاروں میں فحاشی کے اڈے بنے ہوئے ہیں یہ تو ایک طرف لیکن ہمارے قومی اخبارات بھی اس فحاشی کو پھیلانے میں میجر کردار ادا کر رہے ہیں شاید ہی کوئی ایسا اخبار ہو جہاں شوبز کے نام پر عریاں تصویریں نظر نہ آئیں۔ میڈیا میں حیا سوز اور حیا باختہ پروگرام نشر کیے جاتے ہیں، اگر ایک قدم آگے بڑھائیں تو اب آپ کو اس طرح کے اشتہارات نظر آئیں گے جو کہ نوجوانوں کے شہوانی

جذبات کو بڑھکاتے ہیں جن کو دیکھنے کے بعد ایک شریف آدمی کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔

سورۃ النور کی آیات (22-19) کا مطالعہ کریں تو فحاشی پھیلانے والوں کا انجام اور ان کے لئے سخت وعید کا حکم ہے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ''جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں کے گروہ میں فحاشی پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب کے مستحق ہوں گے۔''

مفتی محمد شفیع (معارف القرآن) میں لکھتے ہیں: قرآن مجید نے فواحشین کے انسداد کا یہ خاص نظام بنایا ہے کہ اول تو اس قسم کی خبر کہیں مشہور نہ ہونے پاوے اور اگر شہرت ہو تو ثبوت شرعی کے ساتھ ہو تاکہ اس شہرت کے ساتھ ہی مجمع عام میں حد زنا اس پر جاری کر کے اس شہرت کو ہی سبب انسداد بنایا جائے۔

صحافت اور کلام دلفریب:

ایسی صحافت جو اسلام کے احکام کے خلاف ہو اور ایسی ثقافتی سرگرمیاں جو شریعت کی روح کے منافی ہوں خدا کے غضب کا باعث ہیں۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ومن الناس من يشتري لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم و يتخذ هاهزوا اولئك لهم عذاب مهين﴾ اور انسانوں میں سے ہی کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دلفریب خرید کر لاتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے علم کے بغیر بھٹکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے ایسے لوگوں کیلئے سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔''

اسلامی صحافت کے اندر نہ صرف موسیقی اور آلات موسیقی کی کھلے عام حوصلہ شکنی کی گئی ہے بلکہ اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اگر ہم آج اپنے الیکٹرانک میڈیا کا سرسری جائزہ لیں تو ہم اس نقطہ پر پہنچتے ہیں کہ ہمیں موسیقی سے اس قدر محبت ہے کہ ہمارا ہر پروگرام، خبرنامہ، ٹاک شوز غرضیکہ اس لعنت سے ہمارے مذہبی پروگرام بھی محفوظ نہیں۔ نعتیں ہیں تو اس میں بھی موسیقی کا عنصر واضح طور پر نظر آتا ہے جو کہ ایک بہت ہی گھمبیر صورت حال ہے۔

اسطرح اگر ریڈیو اور ایف ایم کو سنا جائے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہاں موسیقی کا سامان موجود نہ ہو۔ ہر چینل ایک سے بڑھ کر ایک گانا چلا رہا ہے اور اپنے سامعین کو محظوظ کر رہا ہے۔ آیئے اب اسلامی نقطہ نظر سے اس کو جانچا اور پرکھا جائے۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: جو شخص گانے والی لونڈی کی مجلس میں بیٹھ کر اسکا گانا سنے گا قیامت کے روز اس کے کان میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

خبر میں تحقیقات کا عمل دخل ہونا:

اسلامی صحافت کا یہ ایک ایسا زریں اصول ہے کہ جس کا غیر مسلم بھی پاس اور لحاظ کرتے ہیں کیونکہ کسی بھی چیز کے اندر سوچ وفکر، غور فکر، تدبر اور تحقیقات وہ ایک ایسا عمل ہے جس کی وجہ سے بہت سارے لوگوں کی عزت محفوظ اور تار تار ہونے سے بچ جاتی ہے۔ اگر صحافی خبر کو اچھی طرح جانچ پڑتال کر کے تحقیقات سے چھاپے تو صحافی بہت ساری پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اگر ہم آج کسی بھی اخبار کا بغور مطالعہ کریں تو ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ہمارا ہر اخبار ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی دوڑ میں لگا ہے۔ ہر اخبار اور چینل یہ چاہتا ہے کہ وہ سب سے پہلے کسی خبر کو دے جس کی وجہ سے تحقیقات کا عمل سبوتاژ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات ایسی خبریں ہوتی ہیں جو جھوٹ پر مبنی ہوتی ہیں اگر کوئی سچی ہو جائے تو اگلے دن وہ سٹوری اور خبر باکس کی شکل میں چھپی ہے کہ ہم نے یہ خبر دی تھی اور وہ سچ ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ''اے ایمان والو اگر آئے تمہارے پاس کوئی گنہگار خبر لے کر تو تحقیق کر لو کہیں جا نہ پڑو کسی قوم پر جہالت کی وجہ سے پھر کل کو اپنے کئے پر لگو پچھتانے''

ظلم کے خلاف آواز حق بلند کرنا:

اسلام ایسی صحافت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جو کہ ظلم کے خلاف آواز حق اور نقارہ حق کا پرچار کرے۔ لیکن آج ہمیں اس طرح کی صحافت خال خال ہی نظر آتی ہے۔ آج ہماری صحافت صرف چند لوگوں اور مخصوص

لابی کے اشاروں پر چل رہی ہے۔ آج ہمارے قومی اخبارات یو ایس ایڈ پر چل رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ حق بات اور ظلم کے خلاف آواز اٹھانے سے قاصر نظر آتے ہیں۔ آج برما و کشمیر، عراق و فلسطین اور شام کے اندر ہونے والے مظالم ہمارے میڈیا کو بالکل نظر نہیں آرہے اور ان کیلئے کوریج برائے نام ہے۔ بجائے ان کی حمایت کے ان کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ کراچی کے چڑیا گھر میں چند مور مر جاتے ہیں تو لائیو کوریج اسی طرح کوئی انڈین ایکٹر مر جائے تو گھنٹوں دکھ اور افسوس کا اظہار کیا جاتا ہے لیکن ایک مظلوم مسلمانوں کے ساتھ برائے نام اظہار یک جہتی کیا جاتا ہے۔ اسی طرح آج کے اس پرفیشن دور میں آواز حق بلند کرنا بڑا مشکل اور صبر آزما کام نظر آتا ہے جو بہت کم لوگوں کے حصے میں آتا ہے۔ جبکہ آپؐ نے فرمایا سب سے بہترین جہاد ظالم کے سامنے آواز حق بلند کرنا ہے۔

اتحاد عالم اسلام:

اسلام مہذب اور عالمی بھائی چارے کا دین ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو ایک لڑی میں پرو کر رکھنا چاہتا ہے۔ اگر دنیا کے کسی حصے میں کسی مسلمان کے سینے میں کانٹا چبھتا ہے تو ہر مسلمان بے تاب ہو جائے۔ اقبال کچھ اس انداز سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستاں کا ہر پیرو جواں بے تاب ہو جائے

آج شاید ہی کوئی اسلامی ملک ہو جہاں پر مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ نہ توڑے جا رہے ہوں۔ دنیا کے کسی کونے سے مسلماوں کی ان کے حق میں آواز آئے اگر کہیں سے کوئی ہلکی اور چھوٹی سے آواز بلند ہوتی ہے تو اس کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ اس طرح اگر پاکستان کے کسی کے حق میں حمایت کا اعلان کیا جاتا ہے تو ہمارا میڈیا اس پر طعن و تشنیع کرتا ہے اور اس کو اس طرح کی آوازیں سننے کو ملتی ہیں کہ پاکستان جیسا غریب ملک پوری دنیا کے مسلمانوں کا کیسے وکیل اور ماما بن سکتا ہے۔

مسلمان عورتوں کی غیرت کا تحفظ:

غیرت کسی کی بھی ہو حرام ہے۔ ایک پاک دامن مسلمان عورت کی عزت کا تحفظ از حد ضروری ہے۔ معاشرے میں لوگوں کی آشنائیاں اور ناجائز تعلقات کے چرچے کرنا اسلام کے اندر قطعی طور پر اسکی اجازت نہیں کیونکہ یہ بہت ساری پریشانیوں اور مسائل کا موجب بنتی ہے اور ان میں سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ اس طرح غیر محسوس طریقے پر ایک عام زنا کارانہ ماحول بنتا چلا جاتا ہے۔ اسلام کا یہ موقف ہے کہ اگر تو جرم ثابت ہو جائے تو ان کو شریعت کے مطابق سزا دی جائے ورنہ ایسے کذاب شخص کو سب کے سامنے کوڑے لگائے جائیں تاکہ وہ آئندہ کسی کی عزت سے کھیلنے کا تصور بھی ذہن میں نہ لائے۔ اسلام کے اندر اس کا بہترین حل تو یہی ہے کہ اگر کہیں ایسا معاملہ پیش آئے تو اس کو کوشش کر کے وہیں ہی دبا دیا جائے تاکہ وہ برائی مزید آگے نہ بڑھنے پائے اور چرچا کرنے کی بجائے حکام کے پاس اس معاملے کو لے جایا جائے اور جرم ثابت ہو جانے کی صورت میں اسے سزا دی جائے۔

صحافت کے ذریعے کسی کی دل آزاری کی ممانعت:

اسلام وہ پاکیزہ دین ہے جو کسی بھی آدمی کی دل آزاری کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کیونکہ کسی کی عزت پر حملہ کرنا، دل آزاری کرنا، ایک دوسرے کے عیوب کی ٹوہ میں لگے رہنا حقیقت میں یہی وہ اسباب ہیں جن کی وجہ سے آپس کی عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور پھر ایک دوسرے اسباب کے ساتھ مل کر ان میں سے بڑے سے بڑے اور خطرناک واقعات رونما ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر ہم مغربی قوانین دیکھیں تو وہ ہمیں اس معاملے میں اتنے ناقص ہیں کہ اگر ایک شخص ان کے تحت دعویٰ کر کے اپنی عزت کھو بیٹھتا ہے لیکن اسلام کا معاملہ کلی طور پر اسکے اختیار میں ہے۔ اسلام میں ہر شخص کی ایک ذاتی عزت اور وقار ہے جس کسی بھی آدمی کو کسی بھی صورت میں حملہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

قرآن میں ہے: "اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ہو سکتا کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو، ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد نہ کرو،

ایمان لانے کے بعد ایک دوسرے کے برے نام رکھنا بڑی بری بات ہے اور جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔"

ان آیات مبارکہ میں وہ خوبصورت قوانین بیان کئے گئے ہیں جو معاشرے میں قیام امن کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوں گے۔ یہاں حکم دیا گیا ہے کہ کسی شخص کو ایسے نام سے نہ پکارا جائے، ایسا لقب نہ دیا جائے جو اس پر ناگوار گزرے، جس سے اسکی تحقیر و تنقیص کا پہلو نکلتا ہو، مثلاً کسی کو منافق کہنا، لنگڑا اندھا کہنا یا پھر اسکے خاندان اور والدین پر حملہ کرنا اسطرح اگر کوئی مسلمان ہو جائے تو اسکو اسکا ماضی یاد دلانا تو اسکی اس سے یقیناً دل آزاری ہوگی۔

زاہد نگاہ کم سے کسی زند کو نہ دیکھ
نجانے اس کریم کو تو ہے یا وہ پسند

یہ تمام برائیاں آج کی صحافت میں موجود ہیں، پیروڈی شوز کو ہی لیجئے کس طرح انسان کی توہین کی جاتی ہے نہ صرف لوگوں کو خوش کرنے کیلئے کس طرح کے نام رکھے جاتے ہیں اسی طرح میڈیا کا سیاستدانوں کو برے القابات سے پکارنا وغیرہ۔

<u>صحافی کا خود محاسبہ کرنا:</u>

کسی بھی انسان کا اپنے عیوب کو دیکھنا اور اپنے اندر جھانکنا اسکو ایک کامل انسان بنا دیتا ہے۔ صرف اپنی خوبیاں دیکھنا اور دوسروں کے کاموں میں کیڑے نکالنا، کسی بھی صحافی کا یک طرفہ رپورٹنگ کرنا اور حقائق کو بالاتر کرنا اور اپنا احتساب نہ کرنا یہ وہ چند قابل اعتراض پہلو ہیں جو کسی بھی صحافی کو آخرت کے خوف سے کوسوں دور رکھتے ہیں۔ اسلام میں آخرت کا تصور انسان کو بہت سارے منفی کاموں سے روک دیتا ہے۔ جب یہی تصور کسی صحافی کے ذہن کے اندر رائج ہو جائے اور اس کا اس بات پر پختہ یقین ہو کہ میں جو کچھ کر اور کہہ رہا ہوں ایک دن اس کا محاسبہ ہونا ہے تو وہ خود بخود بری صحافت سمیت ہر طرح کے غلط کاموں سے اپنے دامن کو پاک رکھے گا۔ وہ صرف وہی رپورٹنگ کرے گا جو ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں ہو اور جس میں بھلائی کا پہلو بھی نکلتا ہو وہ کبھی بھی ایسی رپورٹنگ کا سوچ بھی نہیں سکتا جس سے کسی کی دل آزاری اور توہین کا پہلو نکلتا ہو۔ اپنا محاسبہ کرو اس سے قبل کے تمہارا احساب کر دیا جائے۔

<u>نجی معاملات میں جاسوسی کی ممانعت:</u>

قرآن مجید میں ہے: "اے ایمان والو جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے بچو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا، دیکھو تم خود اس سے گھن کھاتے ہو اللہ سے ڈرو اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے لوگو جو ایمان لائے ہو زبان سے مگر ابھی تمہارے دلوں میں نہیں اترا ہے اپنے مسلمان بھائی کے پوشیدہ حالات کی کھوج نہ لگایا کرو کیونکہ جو شخص مسلمانوں کے عیوب ڈھونڈنے کے درپے ہوگا اللہ کے اس کے عیوب کے درپے ہو جائے گا اور اللہ جس کسی کے درپے ہو جائے تو اسے اس کے گھر میں رسوا کر کے چھوڑتا ہے (ابوداؤد)

ایک اور جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کسی شخص کے متعلق تمہیں کوئی برا گمان ہو جائے تو اس کی تحقیق نہ کرو" اسلام وہ خیر خواہی والا دین فطرت ہے جو کہ دنیا کے ہر موڑ پر اپنے متبعین کی رہنمائی کا سامان وافر فراہم کرتا ہے۔ اسلامی صحافت میں رپورٹنگ کا اپنا ہی جداگانہ اور امتیازانہ تصور موجود ہے اس میں جاسوسی کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔ جاسوسی خواہ کسی کو نقصان پہنچانے کی خاطر ہو یا پھر محض رجحان استعجاب دور کرنے کیلئے کی جائے ہر صورت ممنوع اور ناپسندیدہ ہے ایک مسلمان کہ وہ دوسروں کے خفیہ راز اور ان کی کمزوریاں منظر عام پر لاکر اس کو معاشرے کیلئے ایک تماشا بنانا جو قطعاً جائز نہیں ہے اس کو پرائیویٹ معاملات کی کھوج کرید کرنا اور اس کے عیوب کے اوپر پڑے ہوئے پردے سرکانا، اسکے پرائیوٹ خطوط پڑھنا اور دیگر مختلف طریقوں سے خانگی زندگی یا اس کے ذاتی معاملات کی ٹول کرنا ایک بڑی ہی قبیح حرکت ہے۔ جس سے فسادات رونما ہوتے ہیں۔

(جاری ہے)

فضائل علم

مولانا محمد سلیمان شاکر

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ''کیا وہ شخص جو راتیں سجدوں اور قیام میں گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیں کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟ بیشک اہل عقل ہی نصیحت پکڑتے ہیں'' (الزمر:9)

اللہ رب العزت نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر جس شرف سے نوازا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں جس کے حکم کن سے زمین و آسمان معرض وجود میں آئے اس نے انسان کو اپنے ہاتھ سے بنا کر اس کی عظمت کو مقام رفعت سے سرشار فرما دیا، دیگر مخلوقات سے انسان کو امتیازی حیثیت معرفت علم کی بنیاد پہ مرحمت فرمائی گئی، علم کے معنی'' جاننا'' اور جہل اس کی ضد ہے۔

علم کی تاریخ انسانی تاریخ سے مختلف نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت کے وقت اہمیت علم کو اجاگر کرنے کے لئے فرمایا: وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ''اور ہم نے آدم علیہ السلام کو سارے ناموں کا علم دے کر فرشتوں پر پیش کیا اور کہا مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو۔'' (البقرۃ:31) قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ فضیلت علم پر دلالت کرتی ہے۔ امام فخر الدین رازی اس آیت کے تحت اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی تخلیق میں اپنی حکمت کے کمال کو صفت علم کے ذریعے ظاہر فرمایا اگر علم سے اشرف کوئی چیز ہوتی تو اللہ اس کی وساطت سے اظہار فرماتے مگر اپنے اظہار فضل کے لئے نعت علم کو منتخب فرما کر اس کی فضیلت کو واضح کر دیا۔ (تفسیر کبیر :198/2)

دوسرے مقام پہ فرمایا: اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ''اسی اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اپنی اپنی وسعت کے مطابق نالے (راستے) بہہ نکلے'' (الرعد:17) اس آیت مبارکہ میں السیل سے مراد علم بھی ہے بعض مفسرین نے یہاں توجہ طلب وضاحت بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علم کو پانی سے تشبیہ پانچ وجوہات کی بناء پر دی ہے۔ ☆ جس طرح بارش آسمان سے اترتی ہے، علم کا نزول بھی آسمان سے ہوا ☆ بارش زمین کی درستگی کا سبب اور علم مخلوق کی اصلاح کا باعث ہوتا ہے ☆ بارش کے بغیر کھیتی اور پودوں کا نکلنا ممکن نہیں، اسی طرح اعمال صالح اور اطاعت علم کے بغیر ممکن نہیں ☆ بارش کڑک اور بجلی کی فرع ہے اور علم فرع وعید ہے ☆ جس طرح بارش نافع بھی ہے اور نقصان دہ بھی اسی طرح علم بھی عمل کرنے والوں کے لئے منفعت اور بے عمل لوگوں کے لئے باعث نقصان ہوتا ہے۔

علم اہل اللہ کی گمشدہ میراث (Lost Legacy) ہے جسے پانے کا وہ کوئی موقع رائیگاں نہیں ہونے دیتے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الحکمة ضالة المومن فحیث وجدها فهو احق بها دانائی (علم) مومن کی گمشدہ متاع ہے جہاں سے بھی مل جائے وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔ (ترمذی)

سورۃ الکہف میں جناب موسیٰ وخضر کا واقعہ اس کی واضح دلیل ہے اور یہ ایسا تحفہ ہے جو نبوت کے ساتھ ہی انبیاء کرام کو عنایت کیا جاتا ہے

علم عظیم نعمت ہے:

اللہ رب العزت نے اہل زمین اور بالخصوص اپنے برگزیدہ بندوں پر جو احسانات فرمائے ہیں ان میں علم بھی ایک نعمت ہی ہے۔ قرآن مجید میں کم و بیش 105 مقامات پر اللہ رب العزت نے فضیلت علم کا تذکرہ فرمایا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۗ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ ''اور اللہ نے آپ پر

کتاب (قرآن) اور حکمت (حدیث) اتاری اور اس علم سے آپ کو نوازے گئے جو آپ کے پاس نہیں تھا یقیناً آپ پر یہ اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔"

(النساء:113)

رسول اکرم ﷺ پر غار حرا میں آنے والی پہلی وحی (first revelation) میں بھی اسی نعمت کا ذکر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝﴾ "پڑھو! اپنے پیدا کرنے والے پروردگار کے نام سے، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، پڑھو کہ تمہارا رب کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعہ (علم) سکھایا، جس نے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔" (العلق:1-5)

حضرات محترم! یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت مبارکہ جو کہ ہمارے لئے نعمت عظمیٰ ہے، آپ کی آمد طیبہ کا اولین مقصد بھی علم سکھانا ہے، جس کا ذکر قرآن پاک نے ان الفاظ میں فرمایا:﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝﴾ "وہی اللہ ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے اپنا رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں (گناہوں) سے پاک کر کے کتاب و حکمت کا علم سکھاتا ہے یقیناً اس سے پہلے یہ کھلی گمراہی میں تھے۔ (الجمعہ:2)

سیدنا موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو علم و ہدایت اللہ نے مجھے عطا فرما کر مبعوث کیا اس کی مثال بنجر زمین میں ہونے والی بارش جیسی ہے، جس کا کچھ حصہ قابل کاشت تھا اس نے پانی قبول کیا اور نباتات اگائے، کچھ حصہ نشیبی تھا جس میں پانی رک گیا اللہ نے اسے لوگوں کے لئے فائدہ مند بنا دیا کہ وہ بھی اور ان کے مویشی بھی وہاں سے پانی پیتے ہیں، زمین کے چٹیل میدان حصے پر بھی بارش ہوئی مگر نہ اس نے پانی جمع کیا اور نہ نباتات اگائیں (پہلی زمین کی) مثال ایسے شخص کی ہے جس نے دین کو سمجھا اور تعلیم و تعلم کے ذریعے اللہ نے اسے اس کے لئے فائدہ مند بنا دیا اور (دوسری زمین کی) مثال ایسے شخص کی ہے جس نے دین کی کوئی پرواہ نہ کی اور میرے ساتھ آئی ہوئی ہدایت کو قبول نہ کیا۔[صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم الحدیث 79]

علم پروردگار کی انسان پر ایک ایسی عظیم نعمت ہے جس کی وساطت سے خیر و شر کی پہچان ممکن ہوتی ہے۔ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کی نسبت اللہ نے ان الفاظ میں اس نعمت کا تذکرہ فرمایا:﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ اور ہم نے داؤدؑ و سلیمانؑ کو علم عطا فرمایا اور وہ دونوں کہنے لگے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو اپنے ایمان والے بندوں میں فضیلت دی۔{النمل:15}

علم ایک انمول دولت:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "علم سے بڑھ کے کوئی کمائی نہیں کیونکہ یہ اپنے حاصل کرنے والے کی رہنمائی کرتا ہے۔{رواہ طبرانی فی الصغیر}

حضرات! دنیا میں ایام زندگی گزارنے کا شعور علم ہی کی بدولت میسر آتا ہے علم کی وساطت سے انسان اپنے ذمہ حقوق و واجبات کو طریق احسن سے ادا کر سکتا ہے، جی ہاں ایسی علم انسان کو حق و باطل کے فرق سے آشنا کرتا ہے علم انسان کو دنیاوی قدر و منزلت دلانے کا بہترین آلہ کار ہے، اسی علم سے انسان معرفت الٰہی کی حقیقی منازل طے کر کے قرب خداوندی کی دولت پالیتا ہے۔

فضیلت علم کے لئے کیا یہ کم ہے کہ بذات خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا کہ آپ دعا کریں:﴿وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝﴾ "اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما"{طہٰ:114} کتب احادیث میں ایسی بے شمار دعائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں جو آپ نے اللہ احکم الحاکمین کے اس حکم مبارک پہ لبیک کہتے ہوئے مختلف مواقع پر اپنی زبان صداقت سے ادا فرمائیں۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرمایا کرتے: **اللهم انفعنى بما علمتنى وعلمنى ما ينفعنى وزدنى علما** "اے اللہ! جو علم تو نے مجھے سکھایا اس کے ذریعہ مجھے فائدہ عطا فرما اور نفع دینے والا مزید علم سکھا دے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔" [ترمذی کتاب الدعوات رقم الحديث:3599]

اُم المومنین سیدہ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا فرمایا کرتے: **اللهم انى اسئلك علما نافعا ورزقا طيبا وعملا متقبلا** "اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم، پاکیزہ رزق اور قبولیت والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔" [سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلوة رقم الحديث:925]

بلندی اہل علم کا ہی نصیب ہے:

قرآن مجید کا ایک ایک لفظ سکینت کی ابر بہاراں کی مانند ہے اس کی تعلیمات کاملہ انسان کے لئے راہ عمل ہیں اور اس کا اسلوب بیان (Manner of speaking) فرحت و تسکین کا ایسا منفرد خزینہ ہے جو حالات کے ستائے دلوں کو فرحاں و شاداں کر کے خالق و مخلوق کے رشتہ کو مستحکم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ** "اللہ تم میں سے اہل ایمان اور اہل علم کے درجات بلند فرماتے ہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔" (المجادلۃ:11)

درجات جمع سالم اور نکرہ ہونے کی وجہ سے غیر معین ہے یعنی اہل علم کو حاصل ہونے والے درجات کی کوئی حد نہیں۔ معلوم ہوا کہ اللہ نے ایمان کے بعد علم کو ہی مقام و مرتبت سے نوازا ہے جس کی وضاحت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین حسنہ سے بھی واضح ہے امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں کتاب الایمان کے متصل کتاب العلم کو مرتب فرما کر درحقیقت اسی طرف ایک لطیف اشارہ فرمایا ہے کہ ایمان کے بعد علم مقام انتہائی بلند و بالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اہل ایمان و علم کو میں بلندی و عزت سے نوازتا ہوں۔ قرآن مجید نے حضرت یوسفؑ کا تذکرہ بڑی تفصیل کے ساتھ فرمایا ہے جیل کی کال کوٹھری سے آپؑ کی رہائی اور تخت مصر تک رسائی اسی علم کی بدولت نصیب ہوئی جو اللہ نے آپؑ کو تعبیر الرؤیا کی صورت میں مرحمت فرمایا جب عزیز مصر نے آپؑ کی زبان اقدس سے پرحکمت تعبیر سنی تو آپؑ کے علم کا معترف ہوتے ہوئے تخت و تاج آپ کے سامنے پیش کر دیا اور پھر ایک وقت ایسا بھی آیا جب آپؑ کے جانی دشمن بھائی آپ کے سامنے سجدے میں گر گئے اور آپ اپنے والدین کے ساتھ تخت مصر پر تشریف فرما ہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے: **وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا** (یوسف:100) یعنی تو اللہ کا اعلان ہے: **يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ** "اللہ تم میں سے اہل ایمان اور اہل علم کے درجات بلند فرماتے ہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔"

(المجادلۃ:11)

صحابہ کرامؓ کی حصول علم کے لئے چاہت:

صحابہ کرامؓ وہ نفوس قدسیات ہیں جنھوں نے فہم شریعت اور حصول علم (Knowledge) کے لئے زندگی کی ہر سانس کو مہلت سمجھا اور اس دولت کو زینت دامن بنا کر دنیا آخرت کی کامرانی کو اپنا مقدر بنایا۔ حضرت ابودرداءؓ کے پاس دمشق میں ایک شخص حصول علم کے لئے حاضر خدمت ہوا تو آپؓ نے فرمایا: میں تمہیں پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہ سناؤں؟ میں نے خود آپؐ سے سنا: **من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا من طرق الجنة** جو علم کی تلاش میں نکلتا ہے اللہ اس کے لئے جنت کی راہیں ہموار کر دیتا ہے فرشتے اس کے قدموں تلے اپنے پر بچھاتے ہیں اور کائنات کی ہر چیز حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں بھی اس کے لئے استغفار کرتی ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر نیز آپؐ نے فرمایا: **العلماء ورثة الانبياء** اہل علم انبیاء کے وارث ہیں کیونکہ انبیاء ترکہ میں مال نہیں بلکہ علم ہی چھوڑ کے جاتے ہیں۔

(ترمذی کتاب العلم رقم الحديث:2682)

حضرت ابو ہریرۃؓ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: **قليل العلم خير من كثير العبادة** بہت زیادہ عبادت سے تھوڑا علم بہتر ہے۔ (طبرانی)

اس فرمان عظیم کی روشنی میں حضرت ابو ہریرۃؓ کا شوق علم تو اس حد تک تھا کہ صفہ کی درسگاہ کے اس متعلم کی فاقوں سے اکثر بے ہوشی تک نوبت آجاتی اور لوگ مرگی کا مریض سمجھ کر گردن پہ پاؤں رکھ کر چلے جاتے مگر جذبہ اس قدر عظیم تھا اور فرمایا کرتے تھے کہ حصول علم کا ایک لمحہ مجھے ساری رات کے قیام سے زیادہ محبوب ہے۔ آپؓ کے اسی شوق تمنا نے انہیں یہ سعادت بخشی کہ کتب احادیث میں سب سے زیادہ مرویات حضرت ابو ہریرۃؓ سے ہی ملتی ہیں۔

ایک دن مدینہ منورہ کے یہ پہلے شیخ الحدیث اپنے تلامذہ کو درس حدیث پڑھاتے ہوئے بے اختیار رو پڑے شاگردوں کے استفسار پر آپؓ نے فرمایا یہ آنسو تو تذکیر نعمت کے ہیں جو اللہ نے ابو ہریرۃؓ پر فرمائی ہے۔ پھر آپؓ نے یہ الفاظ بولے: **الحمدلله الذى جعل الدين قواما وجعل اباهريرة اماما** (مصباح الزجاجہ: 261/2)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حصول علم کی منازل پہ دسترس حاصل کرکے قرآن مجید کی ایک ایک آیت مبارکہ کے فہم (Awareness) تک رسائی کو ممکن بنایا۔ آپؓ نے کوفہ کی جامع مسجد کے منبر پر ایک مرتبہ فرمایا لوگو! اللہ کی قسم: اس قرآن میں کوئی ایک آیت بھی ایسی نہیں جس کی بابت مجھے علم نہ ہو کہ یہ کب اتری اور اس کا شان نزول کیا تھا۔ اس کے باوجود بھی آپؓ کی یہ خواہش تھی کہ اگر مجھے پتہ چلے کہ فلاں جگہ کسی شخص کے پاس کوئی ایسی بات ہے جو میرے علم میں نہیں تو میں وہاں تک ضرور پہنچوں گا اگرچہ مجھے اونٹوں کا سفر کرکے ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

حضرت ابو ایوب انصاریؓ:

حضرت ابو ایوب انصاریؓ ایک طویل سفر فرما کے مصر پہنچے اور وہاں پہ مقیم صحابی رسول حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں محض اس ایک حدیث کے علم کے لئے یہاں آیا ہوں جو صرف آپؓ کے پاس ہے لہٰذا برائے مہربانی مجھے اس سے ضرور نوازیں۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ نے فرمایا: جی میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا **من ستر مومنا فى الدنيا على خربه ستره الله يوم القيمة** "جو شخص کسی مومن کے عیب پر دنیا میں پردہ پوشی کرے گا اللہ قیامت کو اس کے عیبوں پر پردہ ڈالیں گے۔ (الرحلة فى طلب الحديث از خطيب بغدادى ص 119)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کی تصدیق فرمائی اور واپس تشریف لے آئے۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ حضرت ابودرداءؓ کے پاس قصاص سے متعلقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے جو میرے علم میں نہیں۔ انہوں نے ایک اونٹ خریدا اور ایک ماہ کا پر کٹھن سفر کرکے شام پہنچے تاکہ اس علم حدیث سے بہرہ مند ہو سکیں۔

(مسند احمد 495/3 مستدرک الحاکم 437/2)

حضرت سلیطؓ:

صحابی رسول حضرت سلیطؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے باہر ایک باغ عنایت فرمایا۔ آپؓ علی الصبح باغ کی دیکھ بھال کے لئے مدینہ سے چلے جاتے اور بقیہ نمازیں وہیں ادا فرماتے شام کو جب واپس تشریف لاتے تو دیگر صحابہؓ سارے دن کے ان مسائل کا تذکرہ ان سے فرماتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سکھے ہوتے حضرت سلیطؓ کو دن بہ دن یہ احساس پشیمان کئے جا رہا تھا کہ اس باغ کی وجہ سے میں علم کی اس گرانقدر نعمت سے محروم ہوتا جا رہا ہوں بالآخر یہ فیصلہ فرمایا کہ اللہ کے رسولؐ! یہ باغ آپؐ کسی اور کو عطا فرما دیجئے مجھے ایسی جائیداد کی ضرورت نہیں جو علم سے محروم کردے۔

حضرات اصحابہ کرامؓ کے اس بے نظیر کردار کے تناظر میں اپنی حالت زار کا جائزہ لیں۔ ہمیں دن بھر دنیاوی مصروفیات سے فرصت نہیں، بے شک اس دوڑ میں نمازیں بھی ضائع ہوتی جائیں؟ ہمارا دن دنیا

کمانے میں اور رات دن بھر کی تھکاوٹ اتارنے میں چھٹی کا دن سیر و تفریح میں اور مسائل دین سمجھنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کی اگرچہ ساری زندگی مسائل طہارت سے ناآشنائی میں ہی کیوں نہ گزر جائے؟

گنوا دی ہم نے اسلاف سے جو پائی تھی میراث
ثریا سے آسماں نے ہم کو زمیں پہ دے مارا

سفیان ثوریؒ:

مشہور محدث اور ولی اللہ حضرت سفیان ثوریؒ سے کسی نے افضل ترین عمل کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا "اگر اشاعت دین کی غرض سے بے لوث ہو کر علم حاصل کیا جائے تو میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی عمل افضل نہیں۔ حضرت ثوری رحمۃ اللہ وہی شخصیت ہیں جن کی والدہ ماجدہ نے انہیں حصول علم کے لئے روانہ کیا تو نصیحت فرمائی کہ بیٹا! اپنے معاش کی فکر مت کرنا میں چرخہ چلا کر محنت مزدوری کر کے بھی آپ کے اخراجات برداشت کرلوں گی۔

حضرات محترم!

آیئے ہم اپنی زندگی اور حالات کا جائزہ لیں، اپنے کردار کا احتساب کریں کہ ہم فضیلت علم سے بے بہرہ ہو کر اپنے وجود کو محض علامت قیامت بنا چکے ہیں۔ علم دین ہماری زندگی میں برائے نام بھی نظر نہیں آتا جبکہ اللہ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم (دین) کم ہو جائے گا، جہل عام ہوگا، زنا بکثرت ہو جائے گا، عورتیں زیادہ اور مرد کم پڑ جائیں گے حتی کہ پچاس عورتوں کا نگران صرف ایک مرد رہ جائے گا۔ (صحیح بخاری کتاب العلم باب رفع العلم وظهور الجهل رقم الحديث: 81)

افسوس! آج ہماری تمام تر سوچیں دنیاوی جاہ و حشمت کے گرداب میں پھنس کے رہ گئیں۔ ہم عیسائی مشنری اداروں' آکسفورڈ یونیورسٹی کے سلیبس اور یورپین گریجویشن کی خود ساختہ زندان میں محصور ہو گئے مگر فہم دین (Understanding of religion) کے لئے کبھی قرآن پاک کی ورق گردانی نہ کر سکے۔ وہ منزل من اللہ کتاب جو ایک مکمل ضابطہ حیات (Code of life) ہے شریعت اسلامیہ جو ہماری ہدایت کا سرچشمہ ہے، حدیث نبویؐ جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے، احکام شریعہ جن میں ہمارے لئے باوقار زندگی کا راز مضمر ہے، ہم نے روح کی گہرائی میں اترنے والی اس پاکیزہ تعلیم کو شدت پسندی (Extremism) کا نام دے کر عذاب خداوندی کو دعوت تو دے دی مگر احوال اصلاح کے لئے قرآن وسنت کے علم لازوال کی تلاش میں نہ نکل پائے۔

قرآن میں غوطہ زن ہو اے مرد مسلماں
اللہ عطا کریں گے تجھے جدت کرداری

بقیہ: درس حدیث

جیسا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے: "لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا" جو لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے اچھی یا خیر کی بات کرلے وہ جھوٹا نہیں ہے۔" (بخاری بشرح الكرمانى كتاب الصلح باب ليس الكذاب الذى يصلح بين الناس) لوگوں کے ساتھ اپنے معاملات درست رکھنے اور ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے والے انسان کے لیے جنت کے اعلیٰ منازل میں محل کی آپ ﷺ نے ضمانت دی ہے۔ حسن اخلاق سے ہمیشہ لوگوں کی اصلاح اور ان کے لیے آسانیاں پیدا ہوتی ہیں اور جو شخص مخلوق باری تعالیٰ کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے وہ رحمت کا مستحق ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرما دیتے ہیں۔

☆......☆......☆

خطباتِ جمعة المبارك

مورخہ 18 اپریل 2014 کا خطبہ جمعۃ المبارک جامعہ دارالاسلام السلفیہ کھڈیاں خاص میں مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی ناظم الامور السیاسیہ جماعت اہلحدیث پاکستان اور 30 مئی کا خطبہ جمعۃ المبارک حضرت مولانا شفیق الرحمن چشتی ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

(منجانب: قاری عنایت اللہ سلفی جامعہ دارالاسلام السلفیہ کھڈیاں خاص قصور 0301-3661352)

جماعتی خبریں

ضرورت اساتذہ

القرآن (بلال) اسلامک سینٹر میں شعبہ حفظ القرآن کے لیے ماہر اور محنتی اُستاد کی اشد ضرورت ہے۔ وظیفہ حسب لیاقت ہوگا۔ خواہش مند حضرات آنے سے پہلے درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔

[ایڈریس: جامعہ مسجد بلال ابوالخیر روڈ دوساکو چوک نزد کوٹ عبدالمالک لاہور 0423-7902205-0300-8204865]

تاجدار ختم نبوت کانفرنس کی روداد

تاجدار ختم نبوت کانفرنس مورخہ 7 اپریل بروز سوموار بعد از نماز مغرب جامع مسجد نورالایمان اہلحدیث نئے واڑ کے مریدکے میں منعقد کی گئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے جس کی سعادت قاری شیول اور قاری عبداللہ عبدالحفیظ کے حصہ میں آئی۔ بعد ازاں تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا سب سے پہلے مولانا عبدالحمید سلفی کو دعوت دی گئی انھوں نے بڑی مدلل اور ایمان افروز تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج کی تقریر اور پروگرام کا مقصد صرف اشاعت دین ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو سیکھنا اور سمجھنا ہے۔ ان کے حافظ اعجاز نے اہمیت نماز کے عنوان پر گفتگو کی۔ مولانا محمد یسین نے فکر آخرت پر لب کشائی کی اور جماعت اہلحدیث کا موقف بیان کیا۔ مولانا محمد سلیمان شاکر نے بھی فکر موت پر بڑا جاندار خطاب کیا۔ ان کے بعد حافظ نوید ڈار، میاں عبدالقدیر، سید زاہد عزیز نے جماعت اہلحدیث میں سچے اور پختہ عزائم کے ساتھ شمولیت کا اعلان کیا بعد میں مولانا حافظ محمد رفیق طاہر نے بھی خطاب کیا۔

بعد ازاں ناظم الامور السیاسیہ جماعت اہلحدیث پاکستان حافظ عبدالوہاب روپڑی فاضل اُم القریٰ مکہ مکرمہ نے اپنے پرسوز اور مخصوص انداز بیاں سے لوگوں کے دلوں کو گرمایا۔ آپ نے ختم نبوت کے حوالہ سے انتہائی شاندار خطاب کیا جس کو عوام الناس نے بڑی توجہ و انہماک سے سنا اور داد کئے بغیر نہ رہ سکی۔ آخر میں امیر جماعت اہلحدیث پاکستان شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی نے خطاب فرمایا اور جماعت اہلحدیث میں شامل ہونے والے ساتھیوں کو مبارکباد دی اور ان کی بھرپور حوصلہ افزائی کی اور انھیں دعائے خیر سے نوازا۔ یوں یہ عظیم الشان پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(منجانب: مولانا عبدالحمید سلفی امیر جماعت اہلحدیث ضلع شیخوپورہ)

جامعہ سلفیہ میں ممتاز علماء اور مبلغین کا اہم اجلاس

ممتاز علماء، مبلغین اور اساتذہ کا ایک اہم اجلاس جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں قومی اور بین الاقوامی حالات پر سیر حاصل بحث کی گئی، حالات کا مکمل تجزیہ کیا گیا اور یہ بات شدت کے ساتھ محسوس کی گئی کہ بعض قوتیں اسلام کے نام پر اسلامی عقائد، عبادات، اخلاقیات اور تہذیب کا حلیہ بگاڑ رہی ہیں اور لوگوں کو لادینی کا درس دے رہی ہیں۔ اسلام کے وہ مسائل جن میں اسلاف نے اتفاق و اتحاد پیدا کیا اور صدیوں سے مسلمان اس پر عمل پیرا ہیں ان میں شکوک و شبہات پیدا کئے جا رہے ہیں اور مسئلہ امامت میں اختلاف و افتراق کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

عوام دینی مسائل سے آگاہی نہیں رکھتے لہٰذا انھیں گمراہ کرنے اور من گھڑت مسائل میں الجھانے میں آسانی ہوتی ہے، وہ بدعات و خرافات کو بھی دین کا حصہ سمجھنے لگتے ہیں اور ان پر اصرار بھی کرتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں پختگی آ جاتی ہے۔ بدقسمتی سے بعض علماء دنیاوی مفادات کے لیے انھیں مزید گمراہ کرتے چلے جا رہے ہیں اور فرضی کہانیاں سنا کر دین سے دور کر رہے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیے کیا ہم اپنی ذمہ داری کما حقہ پوری کر رہے ہیں؟ کیا ہم دین کی سچائی اور اس کی اصلی تعلیمات کی حفاظت کرنے میں کامیاب ہیں؟ کیا اپنا حقیقی موقف بیان کرنے اور عوام الناس کو حقائق سے آگاہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں؟ ہماری اولین ذمہ داری یہ ہے کہ عوام الناس کو نام نہاد مذہبی سکالروں اور بدیسی ملاؤں کے چنگل سے آزاد کرائیں یہی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے جو وحشی درندوں کی طرح ان کے ایمان نوچ رہے ہیں۔

علماء نے اس بات پر بھی اتفاق کیا کہ گمراہ کن گروہ کے مقابلے میں ہماری سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ہم غفلت اور لاپرواہی کا شکار

ہیں اور اپنے فرائض منصبی کو صحیح طریقے سے ادا نہیں کر رہے۔ لہٰذا انھیں خواب غفلت سے اٹھنا ہوگا اور بنظر عمیق حالات کا جائزہ لینا ہوگا۔ عوام کو حقیقی صورت حال سے آگاہ کرنا ہوگا۔

اسلام کے نام پر ہونے والی لوٹ مار کا راستہ روکنا ہوگا۔ اسلامی عقائد، عبادات، اخلاقیات اور تہذیب و تمدن پر کسی کو ڈاکہ ڈالنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور وہ مسائل جن پر اسلاف امت متفق تھے اور صدیوں سے اس پر عمل ہوتا آیا ہے کسی کو ان کے خلاف شکوک و شبہات پیدا کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔ بالخصوص اسلام کی ممتاز شخصیات جن میں خلفاء الراشدین، صحابہ کرام و اہل بیت عظام اور آئمہ و فقہاء کے عزت و احترام پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

اجلاس میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو ان تمام امور کا بغور جائزہ لے کر اس پر مفصل رپورٹ مرتب کرے گی اور حقیقی صورتحال سے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کو مطلع کیا جائے گا اور اہم مسائل پر پمفلٹ اور کتابچے شائع کیے جائیں گے۔ خصوصاً خطباء اور واعظین کی رہنمائی کے لیے پروگرام مرتب کیے جائیں گے۔ اجلاس سے حافظ محمد شریف، پروفیسر نجیب اللہ طارق، حافظ مسعود عالم، مولانا عبدالغفار اعوان، مولانا محمد ادریس سلفی، چوہدری یٰسین ظفر نے خطاب کیا اور ڈاکٹر عتیق الرحمن کو کمیٹی کا سربراہ بنایا گیا۔ یوں یہ بابرکت اجلاس دعائے خیر کے ساتھ برخاست ہوا۔ [منجانب: شعبہ نشر و اشاعت جامعہ سلفیہ فیصل آباد]

روح پرور دعائیہ تقریب

تجوید القرآت اور حفظ القرآن الکریم کی عظیم درسگاہ "ربانیہ اسلامک سنٹر" امیر پارک فتومند بھی جناح روڈ گلی نمبر 9 گوجرانوالہ میں ششماہی امتحانات کے بعد نتائج کے اعلانات کے پرمسرت موقع پر روح پرور عظیم الشان دعائیہ تقریب کا انعقاد ہوا۔ ادارہ کے مدیر حضرت مولانا قاری عنایت اللہ ربانی کاشمیری نے مائیک سنبھالا اور اس بابرکت پروگرام کی تفصیل بیان کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت کلام حمید سے ہوا۔ قاری ابوبکر ساجد، قاری عدنان شفیق نور پوری نے بڑے ہی خوبصورت انداز میں تلاوتیں کیں اور نظم کے لیے شاعر اسلام عامر الرحمن مغل کو دعوت دی گئی۔ انھوں نے اصلاحی کلام پڑھا جس سے لوگوں کی آنکھوں میں آنسو تیرتے نظر آنے لگے بعد ازاں شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام زاہد اور قاری رمضان ساجد قصوری کو دعوت خطاب دی گئی۔ انھوں نے قرآن اور اہل قرآن کی عظمت کے حوالے سے دلنشین خطاب کیے۔ اس کے بعد نتائج کے اعلانات کے لیے حکیم عثمان بشیر سعیدی مائیک پر تشریف لائے اور تجوید و ترجمہ، ناظرہ و طلبا اور طالبات کے نام اناؤنس کیے اور طلباء کے والدین اور حاضرین کو مبارکباد پیش کی۔
آخر میں خطاب کے لیے قاضی محمد سعید حفظہ اللہ کو دعوت دی گئی انھوں نے قرآنی تعلیم کے عنوان پر پرجوش انداز میں خطاب کیا۔ قاری محمد ابوبکر عثمانی کی دعائے خیر پر یہ عظیم الشان پروگرام کا اختتام ہوا اور حاضرین کی تواضع بھی کی گئی۔ سبھی عوام و خاص ربانیہ اسلامک سنٹر کی تعمیر و ترقی کے لیے دعائیں کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ ان سب کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔ آمین

آل پاکستان اہلحدیث کانفرنس

المدرسۃ العالیہ تجوید القرآن جامع مسجد لسوڑے والی اہلحدیث اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور میں آل پاکستان اہلحدیث قرآت کانفرنس مورخہ 18 مئی 2014 بروز اتوار صبح 8 بجے سے نماز عصر تک ہو رہی ہے۔ لہٰذا تمام فضلاء مدرسہ عالیہ مطلع رہیں اور اس دن کوئی اور پروگرام کہیں بھی فائنل نہ کریں اور آگے دوست احباب کو بھی اطلاع دیں اور اپنی شرکت کو یقینی بنائیں۔

[المعلن: قاری عنایت اللہ ربانی کاشمیری گوجرانوالہ 0300-6937340]

عظیم خوشخبری

جامع تدریس القرآن اہلحدیث چک نمبر 422 گ ب تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں شعبہ حفظ القرآن الکریم کی کلاس کا داخلہ جاری ہے۔ کھانے اور رہائش کا بہترین انتظام ہے۔ جو احباب اپنے بچوں کو قرآن کی تعلیم سے زیور آراستہ کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے بچوں کو جامع تدریس القرآن اہلحدیث فیصل آباد میں داخل کروا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

[منجانب: حنظلہ طور مہتمم مدرسہ تدریس القرآن اہلحدیث فیصل آباد 0300-7262423]

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ///// اللہ تعالیٰ کے مبارک نام سے جو حمایت رحم کرنے والا ہے ///// پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

معروف دینی درسگاہ جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن

20 اپریل 2014ء اتوار بعد از عشاء

دینی تبلیغی اصلاحی

سالانہ اجتماعات

زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

عبدالحکیم سیف

حکیم کرامت اللہ

حاجی محمد اکرام

غلام حسین

حافظ عبداللہ محمود

تلاوت

سہیل عدنان

محمد آصف

محمد اشرف

حافظ محمد زکریا

محمد آصف

عبدالرشید

علماء کرام

مدعوین

حافظ عبدالوہاب روپڑی

لاہور

محمد حنیف ربانی

محمد آصف ربانی

بشیر احمد آزاد

حافظ محمد ابراہیم

عبدالرشید

قاری تاج محمد

محمد اسحاق

محمد یوسف ربانی

بارک اللہ

اجتماع خواتین 13 اپریل 2014 صبح 9 بجے آغاز

جو حسب سابقہ اپنی شاندار روایات کے ساتھ منعقد ہوگا

جس میں قصور، لاہور، چونیاں سے فاضل معلمات تشریف لا کر

توحید و سنت کی قرآنی تعلیمات پیش کریں گی۔ ان شاء اللہ العزیز

الہدیٰ اسلامک سکول

جونیئر مونٹیسوری تا گریڈ 8

رابطہ: انجینئر عمر ضیاء صاحب

0314-4380008

محمد حنیف محمدی، عبدالسلام، عبدالصبور، بابا نظام الدین، حافظ نذیر احمد و اراکین استقبالیہ اجتماع ھذا

WEEKLY
TANZEEM AHL-E-HADITH
CPL-104
LAHORE

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

دس 10 کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مندرجہ ذیل دس (۱۰) دینی کتابیں مفت زیرِ تقسیم ہیں۔

۱ توبہ، معنی، حقیقت، فضیلت وشرائط
۲ دم ذریعہ علاج کتاب وسنت کی روشنی میں
۴ طلاق قرآن وحدیث کی روشنی میں
۳ عقیدہ کی خرابیاں اور ان سے بچنے کے طریقے
۵ آؤ لا الٰہ الا اللہ کی طرف……
۶ مسلمانوں کے شب وروز……
۷ مسلک اہل حدیث پر ایک نظر……
۸ حقیقتِ شرک……
۹ حقیقتِ بدعت……
۱۰ حرزِ اعظم……

خواہشمند حضرات مبلغ پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مذکورہ بالا کتب کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں۔

ادارہ کی طرف سے اہلحدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مدلل، فور کلر خوبصورت مکمل سیٹ مفت زیرِ تقسیم ہے۔ ملک بھر کی تمام مساجد کے منتظمین حضرات منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے زیرِ اہتمام مساجد میں نمایاں طور پر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔

نوٹ
فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے۔ لٹریچر کی تقسیم ۱۵ شعبان تک جاری رہے گی۔

مولانا محمد یسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333 8556473